﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۸ جمعۃالمبارک ۲؍مارچ ۲۰۰۱ء شمارہ ۹

۶؍ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ ہجری ☆ ۲؍امان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی

نماز ترک کرنے کا نقصان

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے"۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے

یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے

"آج عید الضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم ﷺ اور آنے والے مسیحؑ سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم ﷺ آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید اضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخر الزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے۔ اس لئے اس مہینہ کو آپؐ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے رسول اللہ ﷺ بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے جب آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید اضحیٰ وہی تھی اور اُسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

یہ قربانیاں اس کالب نہیں، پوست ہیں۔ روح نہیں، جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیّشات قرار دئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے۔.......... الغرض ہر قسم کے کھیل کود، لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

در حقیقت اس دن میں بڑا سرّ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباو اعزّا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی رہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔

یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بَذْلُ الرُّوح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس! کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمّتِ محمدیہ ﷺ پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور اُمّتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں ان کی حقیقت اس اُمّتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے"۔ (ملفوظات جلد اول (جدید ایڈیشن) صفحہ ۳۲۶۔۳۲۷)

غیبت کرنے کو ایک مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عورتوں کو بھی گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو دفعہ کرتا ہے مگر دعا ایک دفعہ بھی نہیں کرتا

کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا

انگلستان میں مسجد بیت الفتوح (مورڈن) کی تعمیر کے لئے مزید پانچ ملین پاؤنڈز کے لئے عالمی تحریک

اگر اگلے دو سال کے اندر جماعت یہ رقم ادا کر دے تو بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶؍فروری ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۶؍فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحجرات کی آیت ۱۳ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد غیبت کے موضوع پر مختلف احادیث نبویہ پیش فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح ذکر کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بات واقعۃً اس میں پائی جاتی ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر نہیں پائی جاتی تو تُو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ سچی بات بھی پیٹھ پیچھے بیان کرنا غیبت ہے۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے

دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا۔ میں انہیں متنبہ کرتا ہوں کہ لوگوں کے عیوب کی جستجو میں نہ پڑیں ورنہ یادرکھیں کہ جو کسی کے عیوب کی ٹوہ میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی پردہ دری کردے گا۔ آنحضرت ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جنت میں چغلخور داخل نہیں ہوگا۔

غیبت کے موضوع پر مختلف احادیث نبویہ پیش کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بیعت کے خالص اغراض کے ساتھ دنیا کی اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کردے گا۔ عورتوں کو بھی گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ غیبت کرنے کو ایک مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو دفعہ کرتا ہے مگر دعا ایک دفعہ بھی نہیں کرتا۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے انگلستان میں زیر تعمیر مسجد بیت الفتوح (مورڈن) کے حوالہ سے فرمایا کہ میں نے ۲۲؍فروری ۱۹۹۵ء کو انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے پانچ ملین پاؤنڈز کی تحریک کی تھی اور کہا تھا کہ اس میں مسجد پر زیادہ زور دیں اور اس کے ساتھ ملحقہ عمارتوں کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس نصیحت کے بالکل برعکس کارروائی ہوئی ہے۔ مسجد سے ملحقہ حصوں پر تو دل کھول کر پیسہ بہایا گیا ہے اور جو مسجد کا کام تھا وہ اسی طرح ادھورا پڑا ہوا ہے اور جماعت بہت سے قرضوں تلے دب چکی ہے۔ ساری رقم نخروں پر خرچ ہو گئی ہے اور مسجد کا ابھی آغاز کا حال ہے۔ دوسرے ماہرین انجینئرز وغیرہ کو بھی اس تعمیر میں شامل نہیں کیا گیا۔ اور خرچ کے علاوہ بھی ابھی ہم غلط ٹھیکے داروں کو رقم دینے کے پابند ہو چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں مختلف بے ضابطگیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ مجھے اب دوبارہ پانچ ملین کی تحریک کرنی پڑ رہی ہے۔ یہ ساری رقم فراہم کرنا مقامی جماعت کے بس میں تو نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے دنیا بھر کی جماعتوں کے لئے اس مالی تحریک کو عام کرتے ہوئے فرمایا کہ جو خدا کی خاطر قربانی کی عادت رکھتے ہیں اللہ انہیں توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔ کچھ بزدل لوگ بھی ہیں خدا نے انہیں بہت کچھ دیا ہے مگر انہیں خدا کے دیئے ہوئے مال میں سے خدا کی راہ میں خرچ کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ حضور ایدہ اللہ نے ایسے لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے جو آپ کو عطا فرمایا ہے اسے آپ اس سے تو چھپا نہیں سکتے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس تحریک کو ساری دنیا پر وسیع کرتے ہوئے فرمایا کہ مثلاً ربوہ کی تینوں انجمنیں خاص طور پر میری مخاطب ہیں۔ وہ کوشش کریں کہ جس حد تک بچت کر سکتی ہیں بچت کر کے اس مسجد کی تعمیر کے لئے مدد دیں۔ اسی طرح امریکہ، کینیڈا، جاپان وغیرہ کی جماعتوں سے بھی احباب اس میں حصہ لیں۔ شرط یہ ہے کہ مرکزی چندوں پر اثر نہ پڑے۔ اور عام چندوں میں سے بھی یہ جماعتیں جس حد تک بچت کر سکتی ہیں بچت کر کے اس مسجد کے لئے رقم دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جیسا کہ میری ہمیشہ سے عادت ہے ہر تحریک میں مَیں اپنی اور بچوں کی طرف سے دسواں حصہ ادا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اس میں بھی دسواں حصہ ادا کروں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اگلے دو سال کے اندر آپ یہ رقم ادا کر دیں تو بہت سی مشکلات آسان ہو جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مساجد فنڈ کے ذریعہ ساری دنیا میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اگر جمع ہونے والی رقوم میں سے کچھ بچے گی تو اس بقیہ رقم کو ہم انشاء اللہ مساجد کی تعمیر میں ہی خرچ کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ مسجد کی تعمیر کی نگرانی کے لئے نئی کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ ارشد باقی صاحب اس کے انچارج ہیں اور اس کمیٹی میں مختلف ماہرین کو شامل کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کمیٹی کی رہنمائی میں جس طرح کام سلیقے سے ہونا چاہئے اسی طرح ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ایک دو سال کے اندر ہماری یہ مسجد یو۔کے۔ کی سب سے بڑی مسجد بنے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

سب سے بڑا گناہ

انسان کمزوریوں اور خطاؤں کا پتلا ہے۔ اپنی محدود زندگی میں بے شمار گناہ کرتا ہے لیکن ان گناہوں کو اپنی شدت اور شفاعت کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے تو سب سے بڑا گناہ شرک اور والدین کی نافرمانی ہے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام امور کا حقیقی خلاصہ بیان فرمایا تو انہی دونوں امور پر مشتمل تھا۔ باقی سب تفاصیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تو کہہ دے آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے (یعنی) یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور (لازم کر دیا ہے کہ) والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ۔

(الانعام:۱۵۲)

منظوم کلام از سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دنیا میں یہ کیا فتنہ اٹھا ہے مرے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے
یہ منہ ہیں کہ آہنگروں کی دھونکنیاں ہیں
دل سینوں میں ہیں یا کہ سپیروں کے پٹارے
راتیں تو ہوا کرتی ہیں راتیں ہی ہمیشہ
پر ہم کو نظر آتے ہیں اب دن کو بھی تارے
ہے امن کا داروغہ بنایا جنہیں تو نے
خود کر رہے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اشارے
اسلام کے شیدائی ہیں خونریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے
سچ بیٹھا ہے اک کونہ میں منہ اپنا جھکا کر
اور جھوٹ کے اڑتے ہیں فضاؤں میں غبارے
ظلم و ستم وجور بڑھے جاتے ہیں حد سے
ان لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے
طوفان کے بعد اٹھتے چلے آتے ہیں طوفاں
لگنے نہیں آتی ہے مری کشتی کنارے
گر زندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ جیتے ہیں غیروں کے سہارے

کُفر کی طاقتوں کا توڑ ہیں ہم
روحِ اسلام کا نچوڑ ہیں ہم
گنتیوں سے مقام بالا ہے
ایک بھی ہوں اگر کروڑ ہیں ہم
اُن سے ملنا ہے گر تو ہم سے مل
وصل کی وادیوں کے موڑ ہیں ہم
تم میں ہم میں مناسبت کیسی؟
تم مفاصل ہو اور جوڑ ہیں ہم
ہم اُمیدوں سے پُر ہیں تم مایوس
رونی صورت ہو تم ہنسوڑ ہیں ہم

(کلام محمود)

جماعت احمدیہ میں
نظام شوریٰ

(چوھدری حمید اللہ ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(قسط نمبر ۴)

شوریٰ کی کیفیت

(۱)

"جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کا تنظیمی ڈھانچہ، طریقہ کار، اس کی فضا اور ماحول دنیوی مجالس سے اس درجہ مختلف ہے کہ کوئی ظاہری نسبت نظر نہیں آتی"۔(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

(۲)

"یہ مجلس ہر قسم کے مشیروں پر مشتمل ہوتی ہے ۔ اعلیٰ افسران، انجینئرز، ڈاکٹرز، وکلاء، ماہرین تعلیم، بڑھئی، لوہار، دکاندار، آڑھتی، زمیندار وغیرہ سب آتے ہیں"۔

(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

(۳)

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا طریق تھا کہ مشوروں کے دوران آپ:

"......بار بار مختلف رنگ میں حاضرین کی توجہ دعاؤں اور استغفار اور تقویٰ اللہ کی طرف مبذول کرواتے رہتے جس کی وجہ سے فضا تقدس سے اس طرح بھرتی جیسے برساتی ہوائیں نمی سے"۔

(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

(۴)

"مشاورت کے دوران آپ (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے متعدد خطبات ہمیں اسی فکر اور درد کے آئینہ دار دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے مواقع پر آپ کے خطابات کا رنگ ایک خاص شان اپنے اندر رکھتا تھا۔ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی آواز نوائے آسمانی معلوم ہوتی تھی اور فضا برقی لہروں سے بھر جاتی تھی۔ دل خدمت اسلام کے لئے نئی امنگوں اور نئے ولولوں سے معمور ہو کر مچلنے لگتے اور بے اختیار تمام حاضرین کبھی زبان حال اور کبھی زبان قال سے پکار اٹھتے ہیں کہ ہاں! ہمارے آقا! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، ہماری نسلیں حاضر ہیں، ہماری جانیں، ہمارے اموال، ہماری عزتیں سب کچھ جو ہم رکھتے ہیں ہمارا نہیں آپ کا ہے۔ جس طرح آپ چاہیں دین اسلام کی قربان گاہوں کی نذر کر دیں"۔

(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

(۵)

"حاضرین کو اظہار رائے کی آزادی کے علاوہ خلیفۃ المسیح خاموش طبع جھجکنے والے صائب الرائے دوستوں کو خود بلا کر اس طرح مختلف فنون کے ماہرین کو طلب کر کے رائے دینے کی ترغیب دیتے ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۹)

(۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے عہد خلافت کی پہلی مشاورت کے موقع پر افتتاحی خطاب میں فرمایا:

"آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں کہ خلیفۂ وقت جن اہم معاملات کے متعلق اپنے دوستوں سے مشورہ کرنا چاہتا ہے ان کے متعلق آپ اپنا مشورہ دیں۔ چونکہ ہمارا یہ اجتماع محض رضائے الٰہی کی خاطر ہے۔ اس لئے آؤ ہم پہلے اس کے حضور جھکیں اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہمارا پیارا رب اور پیار کرنے والا رب ہماری فکر و تدبّر اور ہماری اظہار رائے کو ہر قسم کے غصہ، حسد، کینہ، انانیت، خود نمائی اور خود رائی سے محفوظ رکھے اور ہمیں ایسے نتائج تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے جن سے اسلام کی مضبوطی اور استحکام ہو اور وہ دن جلد تر آجائے جس کے لئے صدیاں انتظار کرتی رہی ہیں اور اسلام پھر تمام اقوام عالم پر غالب آجائے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۰ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۸،۷)

(۷)

۱۹۷۳ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:

"ہمارا یہ ماحول قرآن کریم کے ان الفاظ کی رو سے کہ ﴿وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ بڑا بے تکلف ہوتا ہے اور دیانت دارانہ ہوتا ہے ۔ جو شخص دیانتداری سے کسی بات کو صحیح سمجھتا ہے وہ اسے بیان کرتا ہے اور اسے بیان کرنا چاہیے۔ اس پر اسے خاموش نہیں رہنا چاہیے ۔ بعض طبائع بحث پسند اور بعض جھگڑالو ہوتی ہیں۔ ان کو ہم ضرورت کے وقت سنبھال لیتے ہیں...... یہاں بولنے میں جھجک اور حجاب نہیں ہونا چاہیے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۱)

(۸)

۱۹۷۳ء کی غیر معمولی شوریٰ منعقدہ ماہ مئی میں فرمایا:

"مجلس کا ماحول یک رنگی اور یک جہتی کی علامت ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے ایک خاندان بیٹھا ہوا ہے اور آپس میں باتیں کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۹)

(۹)

"مجلس مشاورت کا بھی ایک خاص ماحول ہے جس میں سنجیدگی کو خاص اہمیت حاصل ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۶۹)

(۱۰)

۱۹۸۳ء کی مجلس مشاورت میں ایک صاحب کیمرہ سے تصویر لے رہے تھے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"میں نے تو کسی کو اجازت نہیں دی۔ میری طرف سے تو صرف زائر کے طور پر شامل ہونے کی اجازت تھی۔ تصویریں کھینچنے کے لئے تو میں نے آپ کو اجازت نہیں دی تھی۔ میرے علم میں تو نہیں کہ کبھی شوریٰ میں تصاویر لی گئی ہوں۔ ویسے بھی Disturbance ہوتی ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۸۳)

(۱۱)

مجلس شوریٰ سے استفادہ کے لئے زائرین کے لئے الگ حلقہ بنا کر ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں مگر یہ لازمی نہیں ہے۔ چنانچہ:

(الف) :۲۷ مئی ۱۹۷۳ء کی شوریٰ کے لئے "زائرین وزائرات کا ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳)

(ب) ۱۹۸۴ء کی شوریٰ کے آخری دن صبح کے وقت زائرین کو روک دیا گیا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳)

(۱۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۶۷ء کی مجلس مشاورت کے افتتاحی خطاب کے دوران فرمایا:

"آپ یہاں کسی ذاتی غرض کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپ اپنی نفسانی خواہشات کو بھلا کر اور طبیعت کے میلان اور رجحان کو پیچھے چھوڑ کر دیانتداری کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد جذب کرتے ہوئے ان معاملات کے متعلق خلیفۂ وقت کو مشورہ دیں جو اس وقت آپ کے سامنے ایجنڈا کے طور پر رکھے جائیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کے رہبر ہوں، وہ صحیح راہوں کی آپ کو نشاندہی کریں اور ان پر چلنے کی آپ کو توفیق عطا کریں۔ اور پھر آپ یہاں صحیح مشورہ دینے کی توفیق پائیں۔ مشورہ صحیح وہی نہیں ہوا کرتا ہے جو آخر میں منظور ہو جائے بلکہ ہر وہ مشورہ (خواہ وہ مانا جائے یا نہ مانا جائے) جو دیانتداری کے ساتھ، خلوص نیت کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ آپ پیش کرتے ہیں وہ صحیح مشورہ ہے۔ اور میں یہاں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے مشوروں کو سننے کے بعد جب میں کسی نتیجہ پر پہنچوں اور کسی کام کے کرنے کا ارادہ اور عزم کروں تو محض اپنے ربّ پر توکل رکھتے ہوئے اور اسی کی زندہ طاقتوں اور زندہ قدرتوں پر یہ امید رکھتے ہوئے کہ میری کوشش میں، جو میں کروں یا کراؤں، برکت ڈالے۔ میں وہ عزم کروں اور دل میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ ان نیک کاموں میں ہماری راہبری بھی کرے کیونکہ مشوروں میں جہاں اس کی ہدایت کی ضرورت ہے وہاں عمل میں بھی اس کی ہدایت کی ضرورت ہے اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ان کے ایسے شاندار نتائج نکالے جو اس کی نگاہ میں شاندار ہوں۔ نہ دنیا کی ہمیں پروا ہے نہ دنیا کی طرف ہم دیکھتے ہیں۔ ہماری نظریں اپنے رب کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ہمارے سر اس کے آستانے پر جھکے ہوئے ہیں۔ ہم اس کی مدد اور نصرت کے طالب ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جب واقعہ میں ہم اس کی نظر میں فنا کا مقام حاصل کر لیں گے تو وہ اپنے فضل سے ہم میں ایک نئی زندگی اور ایک نئی روح ڈالے گا اور فرشتوں کی افواج کو آسمان سے ہماری مدد کے لئے نازل کرے گا اور ہم سے وہ کام کروائے گا جس کام کے لئے اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور اسلام پھر تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے گا۔ اور شیطان کو آخر شکست نصیب ہوگی اور صداقت کو آخری فتح ملے گی۔ پس آؤ ہم دعاؤں کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کے کام کو شروع کریں کہ جو چیز ہمارے ذہن میں نہیں آئی اور جو بات ہماری زبان میں نہیں آئی اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے فضل سے قبول کرے کہ وہ علام الغیوب ہے اور ہمارا علم بھی ناقص ہیں اور عمل بھی ناقص ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۷،۵ افتتاحی خطاب)

(۱۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ کے ذریعے جو مشورہ لیا جاتا ہے اس میں خلیفۂ وقت اور مشورہ دینے والے کے درمیان مجلس شوریٰ آ جاتی ہے لیکن جو شخص

براہ راست مشورہ دیتا ہے اس کے درمیان اور خلیفۂ وقت کے درمیان کوئی روک نہیں"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۶۳)

(۱۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۷۰ء کی مجلس شوریٰ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذہانت اور فراست اور اپنے اخلاص کا نچوڑ اور مجھے بھی میری اپنی ذہانت اور فراست اور عزم وہمت کا نچوڑ اپنے رب کریم کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۴)

(۱۵)

شوریٰ کی روایات

۱۹۷۹ء کی مجلس مشاورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"بعض چھوٹی چھوٹی باتیں اس وقت میں اپنی اس مجلس کی روایات کے متعلق بھی بتانا چاہتا ہوں"۔

(۱) ہماری شوریٰ کی یہ روایت ہے کہ ہم یہاں ننگے سر نہیں بیٹھتے۔

(۲) ہم آپس میں باتیں نہیں شروع کر دیتے۔

(۳) جو بھی اچھا خیال کسی کے ذہن میں آئے کسی موضوع پر جو زیر بحث ہو وہ آرام کے ساتھ اور پیار کے ساتھ اور عقل کے ساتھ اس کا اظہار کرتا ہے ...... شرما کے خاموش رہنے کی ضرورت نہیں اور بلاوجہ بولنے کی بھی ضرورت نہیں۔

(۴) ہم تعمیری سوچ رکھتے ہیں۔ یعنی ہر بات جو ہے ہماری، ہر فعل کی طرح فائدہ مند ہے اپنے لئے، اپنوں کے لئے، انسانیت کے لئے، ساری دنیا کے لئے، آنے والی نسلوں کے لئے۔

(۵) ہمیں یہ احساس ہے اور یہ احساس ہمیشہ زندہ رہتا ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی بھلائی اور خیر خواہی کی ذمہ داری ڈالی ہے"۔

(۶) "ہمیں بڑی کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں ہمیشہ خصوصاً ان ایام میں"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳تا۷)

(۱۶)

"وہ پہلی تاریخی عورت جس نے اس مجلس شوریٰ میں حصہ لیا وہ استانی میمونہ تھیں جو لجنہ اماء اللہ کی بڑی ہی سرگرم کارکن تھیں۔ اور ہمارے ایک واقف زندگی وکیل چوہدری غلام احمد صاحب عطا مرحوم کی والدہ تھیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۲ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۷۳)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

باغ کفار سے ہم نت نئے پھل کھاتے ہیں
دل ہی دل میں وہ جسے دیکھ کے جل جاتے ہیں
یہ نہ سمجھو کہ وہ بن کھائے پئے جیتے ہیں
وہ بھی کھاتے ہیں مگر نیزوں کے پھل کھاتے ہیں
(کلام محمود)

حج

اہل اسلام کے قومی اجتماع کا ایک سفر

حاجی الحرمین حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"حج...... اسلام کا ایک اعلیٰ رکن ہے۔ باوجود اس کے کہ نوٹس اور اشتہاروں کی کثرت ہو رہی ہے اور ہر جگہ مجلسیں اور سوسائٹیاں جوش وخروش سے قائم ہو رہی ہیں مگر پھر بھی دنیا میں کوئی مجلس ایسی دید وشنید میں نہیں آئی جس کے ممبر پانچ وقت جمع ہوتے ہوں۔ مگر جناب الٰہی نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہونے اور مل کر اس کی عظمت وجبروت کو بیان کرنا مسلمانوں کا فرض کر دیا ہے۔ کوئی شہر اور قصبہ نہ دیکھو گے جس کے ہر محلہ میں اسلام کی یہ پنجگانہ کمیٹی نہ ہوتی ہو لیکن اس روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں اگر تمام باشندگان شہر کو اکٹھا ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ ایک تکلیف مالا یطاق ہوتی۔ اسی لئے تمام شہر کے رہنے والے مسلمانوں کے اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا۔ پھر اسی طرح قصبات اور دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لئے عید کی نماز تجویز ہوئی۔ اور چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع تھا اس لئے عید کا جلسہ شہر کے باہر میدان میں تجویز ہوا۔ لیکن اس سے پھر بھی کُل دُنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے اس لئے کُل اہلِ اسلام کے اجتماع کے لئے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تاکہ مختلف بلاد کے بھائی اسلامی رشتہ کے سلسلہ میں یکتا باہم مل جاویں۔ لیکن اس کے لئے چونکہ ہر فرد بشر مسلمان اور امیر اور فقیر کا شامل ہونا محال تھا اس لئے صرف صاحبِ استطاعت منتخب ہوئے تاکہ تمام دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر تبادلہ خیال کریں۔ اور مختلف خیالات ودماغوں کا ایک اجتماع ہو اور سب کے سب مل کر خدا تعالیٰ کی عظمت وجبروت کو بیان کریں۔ حج میں ایک کلمہ کہا جاتا ہے: "لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ۔ لَا شَرِیْکَ لَکَ"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے مولیٰ تیرے حکموں کی اطاعت کے لئے اور تیری کامل فرمانبرداری کیلئے میں تیرے دروازے پر حاضر ہوں۔ تیرے احکام اور تیری تعظیم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ غرضیکہ یہ حقیقت ہے مذہب اسلام کی جس کو مختصر الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر دن میں پانچ دفعہ کل مسلمانوں کو اَللّٰہُ اَکْبَر کے لفظ سے بلایا جاتا ہے۔ کوئی نادان اسلام پر کیسے ہی اعتراض کرے کہ ان کا خدا ایسا ہے ویسا ہے مگر وہ خدا تعالیٰ کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کے لفظ سے بڑھ کر لفظ تجویز نہیں کر سکتا۔ نماز کے لئے بلاتے ہیں تو اَللّٰہُ اَکْبَر سے شروع کرتے ہیں اور ختم کرتے ہیں تو رَحْمَةُ اللّٰہ پر۔

حج کے برکات میں سے ایک یہ تعلیم ہے جو کہ اس کے ارکان سے حاصل ہوتی ہے کہ انسان سادگی اختیار کرے اور تکلّفات کو چھوڑ دے۔ اس کے ارکان کبر وبڑائی کے بڑے دشمن ہیں۔ دور دراز کا سفر اختیار کرنا پڑتا ہے۔ احباب واقارب چھوٹتے ہیں۔ سستی اور نفس پروری کا استیصال ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر ایک بات یہ ہے کہ ہزاروں ہزار سال سے ایک معاہدہ چلا آتا ہے وہ یہ کہ جناب الٰہی کے حضور حاضر ہو کر تحمید کرتا ہے اور بہت سی دعائیں مانگتا ہے۔

(الحکم ۲۴/جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

☆......☆......☆......☆

حج: عاشق جب سنتا ہے کہ میرا محبوب فلاں شخص کو نظر آیا اور فلاں مقام پر ملا تو وہ دیوانہ وار اس کی طرف دوڑتا ہے اور تن بدن کا کچھ ہوش نہیں رہتا۔ نہ کرتے کی خبر ہے نہ پاجامہ کی۔ پھر وہاں جا کر دیوانہ وار مکانوں میں گھومتا ہے بعینہ یہ عبادت حج کا نظارہ ہے۔ یہ بھی کسی غیر کے لئے جائز نہیں۔ ایک شخص نے مجھے کہا وہاں مکہ میں جا کر کیا لینا ہے۔ علی گڑھ حمایت اسلام کا جلسہ کافی ہے۔ اس کو معلوم نہیں کہ خدا کیا ہے"۔

(بدر ۱۳/جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

☆......☆......☆......☆

"اسلام کی پانچویں اصل حج ہے۔ حج کیا ہے ...... اہل اسلام کے قومی اجتماع کا ایک سفر۔ مسلمان بھائی محلے محلے کے آپس میں ہر روز پانچ دفعہ نمازوں میں باہم مل لیا کریں۔ یہ بات محلوں کی مسجدوں میں پانچ بار حاصل ہو جاتی ہے۔ اور شہر شہر کے اہل اسلام کا ملنا برسویں روز حج کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔

...... تمام بلادِ اسلام کے مسلمان بھائیوں کے اجتماع کے واسطے صدر مقام وہ جگہ تجویز ہوئی جہاں ایسے عظیم الشان حکیمانہ مذہب کا نشوونما اور ابتدا شروع ہوئی۔ اِلّا ہر ایک مسلمان فقیر ہو یا امیر ہر سال اس کا وہاں جانا خلافِ فطرت تھا اور خلافِ امکان۔ اس لئے حکم ہوا آسودہ لوگ، استطاعت والے مسلمان وہاں جاویں۔ مختلف بلاد کے حالات جاننے اور علوم وفنون کے اِدھر سے اُدھر، اُدھر سے اِدھر لانے میں صاحب استطاعت ہی غالباً عمدہ طور پر کامیابی کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔

کمال اتحاد اور باہم پرلے درجہ کی یکتائی کے واسطے اور اس لحاظ سے بھی کہ امراء اور رؤساء کے ساتھ ان کے غریب نوکر چاکر بھی ہونگے اور ضرور ہے کوئی عاشقِ الٰہی غریب اور مسکین مسلمان بھی وہاں جا پہنچے۔ حکم دیا تمام حجاج سادہ لباس صرف دو چادروں پر اکتفا کریں۔ کسی کے سر پر عمامہ یا ٹوپی نہ ہو۔ کوئی کرتہ نہ پہنے۔ کمال درجے کی بے تکلفی اور سادگی سے ہم ملیں اور لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ کی صدائیں بلند کریں۔ اتنا بڑا اجتماع اس صدر مقام میں کہاں ہو۔ شہر سے کئی کوس کے فاصلے پر نہایت وسیع میدان میں جہاں کسی مخلوق کی تعظیم کا نام ونشان ہی نہیں۔ نہ کوئی پتھر، نہ کوئی درخت، نہ کوئی ندی، نہ کوئی رتھ.........۔

میرے اکلوتے فرزند نے سلمہ اللہ وسلم (جس کی جدائی سے نہایت رنج میں ہوں۔ اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اَطْلُبَ وِصَالَہٗ اِنْ کَانَ مَعَ رِضَاکَ) مجھ سے نماز اور زکوٰۃ اور روزے اور حج کے اسرار پر سوال کیا۔ اس وقت میں نے اسے جواب دیا۔ نیاز مندی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک نیاز مندی خادمانہ، خدام کی نیاز مندی اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے۔ دوسرے نیاز مندی عاشقانہ۔ عاشق کی محبوب کے ساتھ۔

پہلی قسم کے نیاز مند کو مناسب ہے درباری لباس پہن کر بڑے ادب اور وقار سے مالک کے دربار میں حاضر ہو اور تمام حکّام اور مربّیوں کی اطاعت سے کان پر ہاتھ رکھ کر اطاعت کا اقرار کرے۔ ہاتھ باندھ حکم کا منتظر رہے۔ جھک کر تعظیم کرے۔ زمین پر ماتھا رکھے۔ حضور کے غریب نوکروں کے لئے نذر دے۔ یہی مجملاً حقیقتِ نماز اور زکوٰۃ ہے۔

عاشقانہ نیاز میں ضرور ہے عاشق اپنے محبوب کے سامنے عشق میں بھوک اور پیاس بھی دیکھے۔ نہایت درجہ کے اس عزیز کو بھی جس کی نسبت لکھا ہے انسان ماں باپ چھوڑ کر اس سے متحد اور ایک جسم ہوگا، کچھ دیر کے لئے ترک کرے۔ اور جہاں یقینی طور پر سن لیا ہو کہ میرے محبوب کی عنایات اور توجہات کا مقام ہے وہاں دوڑتا کودتا، سر کے عمامہ اور ٹوپی سے بے خبر پہنچے، پروانہ وار وہاں فدا ہو۔ کہیں دشمنوں کی روک ٹوک کی جگہ سن پائے تو وہاں پتھر چلاوے۔ یہی مجمل حقیقت روزے اور حج کی سمجھو"۔(فصل الخطاب ایڈیشن دوم صفحہ ۳۹ تا ۴۱)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

خطبہ جمعہ

آج سے پہلے کسی حکومت کے دور میں ایسا ظلم نہیں ہوا۔
پاکستان کا مُلّاں وہاں کی عدلیہ پر بھی سوار ہو چکا ہے

تخت ہزارہ کے واقعہ کے حوالہ سے رسالہ "تکبیر" کی صریح جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی رپورٹ پر تبصرہ اور اصل حقائق کا انکشاف

احمدی شانِ نبیؐ کی خاطر جانیں دے رہے ہیں ۔ احباب جماعت کو اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ کی دعا بکثرت پڑھنے کی تاکید

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶ جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۶ صلح ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ. وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ. قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَاللّٰهِ . مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ. اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾ (سورة المائده آیات ۶۰، ۶۱)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ: تُو کہہ دے اے اہلِ کتاب! کیا تم ہم پر محض اس لئے طعن کرتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ہم سے پہلے اتارا گیا تھا؟ اور حق یہ ہے کہ تم میں سے اکثر بدکردار لوگ ہیں۔ تُو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر چیز کی خبر دوں جو (تمہارے لئے) اللہ کے پاس بطور جزا ہے؟ وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضبناک ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا جبکہ انہوں نے شیطان کی عبادت کی۔ یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بدتر اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

اسی تعلق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث بخاری کتاب العلم میں درج ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکدم نہیں چھینے گا بلکہ عالموں کی وفات کے ذریعہ علم ختم ہوگا۔ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جا کر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ایک اور حدیث اسی تعلق میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اِسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ (مشکوٰة۔ کتاب العلم)

اسی تعلق میں ایک حدیث اُسُدُ الْغَابَہ سے لی گئی ہے حضرت ثَعْلَبَہ بُھْرَانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بات انہیں سجھائی نہ دے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: حضورؐ! علم کس طرح ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔ (اسدالغابہ جلد اول صفحہ ۲۳۶)

ان احادیث سے، قرآن کریم کی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان کی روشنی میں قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ فی زمانہ حقیقت میں وہ سچے عالم جن کی تعریف یہ ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں اور خدا کے حضور عاجزی کرنے والے ہیں وہ اس دنیا سے اٹھ چکے ہیں۔ اب جو باقی رہ گیا ہے وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں اور قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ سؤر اور بندر تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سچ مچ بندر بن گئے تھے۔ بعض مفسرین نے تو عجیب و غریب روایتیں گھڑ رکھی ہیں کہ ایک بستی کے اندر وہ بندر رہتے تھے سارے سؤر اور بندر بنے ہوئے تھے اس زمانہ کے مولوی، تو ان کو سمجھ نہیں آئی کہ سؤر اور بندر بننے سے مراد کیا ہے۔ اصل میں سؤر کھیتوں کو اجاڑنے کا کام کرتا ہے اور بھی غلاظتیں اس کے ساتھ منسوب ہوتی ہیں اور بندر محض نقالی کرتا ہے۔ قراءت اچھی کر لے گا، زبان سے قرآن کریم کی تلاوت کرے گا مگر محض نقالی ہے، اس کے دل میں ایک شعشہ بھی قرآن کا نہیں جاتا۔

اسی تعلق مین آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: "میری امّت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے۔ (کنزالعمال۔ جلد ۷۔ صفحہ ۱۹۰)

یہاں "کی طرح" کے ساتھ بات واضح فرمادی کہ وہ بندر اور سؤر سچ مچ تو نہیں بنے ہونگے مگر سؤر والی صفات ان کے اندر ہونگی اور بندروں کی طرح نقالی کریں گے لیکن حقیقت میں قرآن ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوگا۔

اسی تعلق میں مختصر سی ایک دلچسپ بات آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ رسالہ "تکبیر" جو جھوٹ کی اشاعت میں نمبر ایک پر ہے اس نے تخت ہزارہ میں کیوں قادیانیوں کا شور وشر ہوا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ دراصل قادیانیوں کی شرارت تھی اور اس کی وجہ ایک خاص بیان کی گئی ہے۔ وہ شرارت تخت ہزارہ میں کیوں ہوئی اَور کہیں کیوں نہ ہوئی۔ حالانکہ اور جگہ بھی ہوئی ہیں۔ لیکن یہاں تو یہ لکھتے ہیں مضمون کے آغاز میں لکھا ہے: "تخت ہزارہ اس حوالہ سے بھی اہم ہے"۔ اب ذرا غور سے سن لیں اس بات کو "تخت ہزارہ اس حوالہ سے بھی اہم ہے کہ مرزا طاہر...... کی شادی بھی اسی گاؤں میں ہوئی ہے"۔ اب بتائیں انسان اس پہ ہنسے کہ روئے۔ بڑا جاہل مولوی ہے اور بڑا سخت جھوٹا۔ کذب تو اس پہ ختم ہے اس کے بعد کذب کا بیان ہی ناممکن ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں "جِنّا جھوٹ بول لو" تو یہی ان کا حال ہے جتنا بھی جھوٹ بول لیں اتنا ہی ان کے لئے کم ہے۔

پھر مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں کہ: "گاؤں کے مسلمانوں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا۔ اطہر شاہ جلوس میں پیش پیش تھا۔ جب یہ جلوس قادیانیوں کی ایک عمارت کے سامنے سے گزرا تو کچھ قادیانی آگے بڑھے اور اطہر حسین شاہ کو گھسیٹتے ہوئے عمارت کے اندر لے گئے اور اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا۔ وہاں موجود مسلمان اور پولیس والے کچھ بھی نہ کر سکے"۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مبیّنہ احتجاجی جلوس غم و غصہ سے احمدیوں کے قتل و غارت کے نعرے لگاتے ہوئے پولیس کی حفاظت میں احمدیوں کی مسجد کے محاصرہ کے لئے نکلا ہوا تھا۔ ایسے بپھرے ہوئے جلوس کی قیادت کرنے والے لیڈر کو "کچھ قادیانیوں" کا گھسیٹ کر اندر لے جانا سراسر جھوٹ ہے۔ ہرگز ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اور اس پر تشدد کرنا نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ پھر تشدد کے بیان کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو اطہر شاہ تھا اس کی زبان بھی کاٹ دی اور کان بھی کاٹ دئے۔ وہ اچھا بھلا بھاگا پھرتا ہے۔ پورے کان موجود ہیں زبان موجود ہے لیکن ربوہ ریلوے سٹیشن والے واقعہ کو بھی

یہی مشہور کیا تھا مولوی نے تاکہ لوگوں کو کثرت سے اشتعال ہو اور عوام الناس احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کریں۔ تو اللہ تعالیٰ جس کو بچائے اسے کون کچھ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت بھی جس حد تک ممکن ہے ان حالات میں اللہ تعالیٰ پھر بھی کرتا ہی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی اس حفاظت کے نتیجہ میں کثرت سے احمدی بچے ہوئے ہیں لیکن جو اِن بد بختوں کے قابو آتے ہیں ان کے ساتھ بہت ہی ظالمانہ سلوک کرتے ہیں، اتنا زیادہ کہ آج سے پہلے کسی دوسری Regime کے زمانہ میں احمدیوں پر اتنے ظلم نہیں ہوئے اور ہو رہے ہیں جتنے اس جنرل صاحب کی Regime میں ہو رہے ہیں۔ زبان سے کچھ کہتے ہیں کرتے کچھ اور ہیں ۔ اکانومی ٹھیک کرنے کے نام پر آگئے فوج کو لے کے اور اقتصادیات یعنی اکانومی کا ستیاناس کر دیا۔ اقتصادیات ڈکٹیٹر کے کہنے سے نہیں چلا کرتیں۔ اقتصادیات کے اپنے قانون ہوتے ہیں۔ جب تک ان قانونوں کو درست نہیں کرو گے اس وقت تک اقتصادیات پہ جبر کرنا اقتصادیات کا بیڑا غرق کرنے والی بات ہے اور اس وقت پاکستان کا یہی حال ہے۔ اقتصادی لحاظ سے پاکستان اتنا غریب کبھی بھی نہیں ہوا جتنا اب ہو چکا ہے۔ جہاں تجارت ہی نہیں پنپ سکتی وہاں غربت ہی پنپے گی پھر۔

پس یہ بات یاد رکھیں کہ ہم جو کہتے ہیں کہ دعا کرو اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً تو اپنے ملک کی ہمدردی میں کرتے ہیں۔ اگر ان کے بڑے بڑے شریر نہ پکڑے جائیں اور نہ مارے جائیں تو ملک کا تو بہت برا حال ہے اور اَور بھی زیادہ ہو گا۔ فتنہ فساد، ایک دوسرے سے لڑائیاں، ایک دوسرے کے قتل، چھوٹے چھوٹے بچوں پر ظلم، عورتوں اور بچوں کا اغوا ہونا اور ان پر بہت زیادتیاں کرنا یعنی اتنی لمبی فہرست ہے کہ مَیں اسے بیان نہیں کر سکتا، ناممکن ہے۔ آپ کبھی جنگ اخبار پر نظر ڈال لیا کریں تو آپ کو کچھ اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

اور اور لطیفہ سن لیجئے: "کچھ بزرگوں نے قادیانیوں سے بات کی کہ ہمیں اطہر حسین شاہ کی لاش دیدو"۔ وہ زندہ دندناتا پھرتا ہے۔ کان بھی اس کے ہیں، آنکھیں بھی ہیں، زبان بھی ہے۔ وہ مولویوں نے گاڑا ہوا ہے اس کو، وہاں کا رہنے والا نہیں ہے۔ تخت ہزارہ کا اطہر حسین شاہ نہیں ہے۔ یہ دوسری جگہ سے مولویوں نے یہاں اس کو تخت ہزارہ کی زمین میں گاڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں اطہر حسین شاہ کی لاش ہی دے دو تو ہم چلے جائیں گے لیکن قادیانیوں نے انکار کر دیا"۔ کیوں نہ انکار کرتے۔ لاش تھی ہی نہیں ان کے پاس اطہر حسین کی تو انکار کیوں نہ کرتے۔

اصل حقیقت:- اطہر شاہ وقوعہ کے روز اپنے ہم قماش نوجوانوں کی ٹولی بنا کر گاؤں میں پھرتا رہا اور احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگاتا رہا اور گالیاں اور مغلظات بکتا رہا حتیٰ کہ احمدیوں کے گھروں کے دروازے پیٹ پیٹ کر انہیں باہر نکلنے کے لئے للکارتا اور دھمکیاں دیتا رہا مگر احمدی اپنے گھروں کو بند کر کے اندر ہی رہے۔ سارا دن ہلڑبازی اور نعرہ بازی سے اشتعال پھیلا کر ماحول کو برانگیختہ کیا گیا اور جب عشاء کا اندھیرا بڑھنے لگا تو اطہر شاہ مزید لڑکے اکٹھے کر کے مسجد احمدیہ کے دروازے پر پہنچا اور مسجد کا محاصرہ کیا۔ یہ سب لوگ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے جبکہ احمدی نہتے تھے اور نماز کے لئے مسجد میں جمع تھے۔ اطہر شاہ اپنے حواریوں سمیت مسجد میں داخل ہو کر وہاں موجود چند احمدیوں سے الجھ پڑا۔ ان چند نہتے احمدیوں نے اپنے بچاؤ کی کوشش کی۔ اس دوران اطہر شاہ زخمی ہو گیا۔ فوراً ہی غیر احمدیوں کی مسجد سے اعلان ہو گیا کہ اطہر شاہ کو احمدیوں نے قتل کر دیا ہے۔ ایک طرف یہ اعلان ہوا اور دوسری طرف آناً فاناً سینکڑوں افراد اکٹھے ہو گئے جو کہ کلہاڑیوں، لاٹھیوں اور آتشیں اسلحہ سے لیس تھے۔ انہوں نے مسجد میں موجود چند نہتے احمدیوں پر حملہ کر دیا اور وہاں موجود احمدیوں پر اس طرح بہیمانہ اور سفاکانہ انداز سے تشدد کیا کہ چار احمدی تو موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ ایک پندرہ سالہ نوجوان ہسپتال جا کر شہید ہوا۔ ان معصوم احمدیوں کو پہلے بے دردی سے زدوکوب کیا گیا پھر ان کی گردنوں پر کلہاڑیاں ماری گئیں اور پھر کلہاڑیوں سے ان کے چہرے مسخ کئے گئے لیکن انسانوں کے روپ میں ان درندوں کی وحشت و بربریت کی ہوس پھر بھی پوری نہ ہوئی۔ چنانچہ ان پانچ شہید ہونے والوں میں سے کچھ، جب اپنی جان بچانے کے لئے مسجد کی چھت پر چڑھ گئے تو ان درندوں نے اُن کا پیچھا کیا اور چھت پر چڑھ کر ان کو ہلاک کیا اور پھر ان کی لاشوں کو گھسیٹتے ہوئے انہیں چھت پر سے نیچے گلی میں پھینک دیا۔ جیسا کہ گوجرانوالہ میں ایسا ہی واقعہ گزر چکا ہے اور مسجد کو آگ لگا دی گئی۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حملہ آوروں کے ساتھ ان کی تائید کے لئے پولیس بھی موجود تھی جس کی شہ پر اور جس کی تائید سے یہ کارروائی کی جارہی تھی۔ احمدیوں نے حملہ کے خطرہ کے وقت فون پر پولیس کو اطلاع دی مگر کوئی مدد کو نہ پہنچا بلکہ پولیس نے اس وقت کارروائی شروع کی جب پانچ احمدی ظلم و بربریت کی بھینٹ چڑھ چکے تھے۔ پھر انہوں نے اپنی طرف سے پکڑ دھکڑ شروع کی۔

ان شہداء کے نام یہ ہیں:- مکرم محمد عارف صاحب، مکرم محمد اصغر صاحب، مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم مدثر احمد صاحب۔ ان کے علاوہ زخمی ہونے والے جو بہت شدید زخمی ہوئے ان میں مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم خالد احمد صاحب بھی شامل ہیں۔

اب ایک اور بھی بہانہ بنایا گیا ہے کہ لڑائی کیوں ہوئی: "اس گاؤں کے قادیانی، مسلمانوں کی نسبت مالدار ہیں، زمیندار اور بااثر ہیں، اس لئے گاؤں میں تناؤ کی کیفیت رہتی ہے"۔

اب کسی کے مال سے جلنے کا کہاں سے تمہیں حکم ملا ہوا ہے۔ اگر احمدی مالدار تھے تو مال سے تو وہاں کی پولیس خریدی جا سکتی ہے پھر یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ پولیس ان کی طرفداری کرتی۔ جھوٹ پر جھوٹ کا پلندا۔

نیز یہ بھی لکھا ہے کہ: "قادیانیوں نے طاقت کے بل بوتے پر سرکاری اراضی پر قبضہ بھی کیا ہوا ہے"۔ اب یہ کونسی سرکاری اراضی پہ پاکستان میں اپنے بل بوتے پر قبضہ کیا ہے اس کے متعلق سن لیجئے۔

طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کی حقیقت یہ ہے کہ مسجد اور اس سے ملحقہ اراضی احمدیوں کی ملکیت ہے۔ اسی وجہ سے اطہر شاہ جب اس مقدمہ کو عدالت میں لے کر گیا۔ پولیس نے اس کو یہاں کھڑا کیا تھا وہاں کا نہیں ہے تخت ہزارہ کا لیکن انہی شرارتوں کے لئے اس کو وہاں مقرر کیا گیا تھا۔ جب مقدمہ عدالت میں لے کر گیا تو حقائق ایسے واضح تھے کہ عدالت کو بھی احمدیوں کے حق مین ڈگری جاری کرنا پڑی۔ جب زبردستی زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے وہاں کی عدالت ان حالات میں بھی مجبور ہو گئی کہ کاغذات دیکھ کر کچھ شرم کرے اور انصاف کے ساتھ احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے۔

ایک اور دلچسپ واقعہ یہ ہے یہ مضمون نگار لکھتا ہے کہ: "ایک غریب کاشتکار کے بیٹے کا بازو ٹوکے میں آکر کٹ گیا تو قادیانیوں نے باقاعدہ اعلان کیا کہ اسے مرزا طاہر کی بددعا لگی ہے۔ جب اس بات کا چرچا زیادہ ہوا تو گاؤں کے مسلمانوں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا"۔

یہ بہت بعد کا واقعہ ہے۔ یہ بات تخت ہزارہ کے سانحہ سے کوئی مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے واقع ہوئی اور اُس وقت کسی خادم نے اپنی نجی مجلس میں اس قسم کا اظہار کیا ہو گا لیکن جماعت احمدیہ کی طرف سے ہرگز ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ میری بددعا اُس بچے کو کیسے لگ سکتی تھی جس کے ہاتھ کٹنے کا واقعہ مجھے ابھی چند دن پہلے معلوم ہوا ہے۔ اور یہ واقعہ پڑھ کے مجھ افسوس ہوا، اس پر رحم بھی آیا۔ تو یہ مولوی اپنی بدبختیاں میری طرف منسوب کر رہے ہیں۔

"مجاہد مسلمان اطہر حسین شاہ نے مقدمہ دائر کر رکھا ہے جس کی قادیانیوں کو بہت تکلیف ہے"۔ یہ 'دائر کر رکھا ہے' وہی مقدمہ ہے جو عدالت سے خارج بھی ہو چکا ہے۔

گزشتہ سال اطہر شاہ نے احمدیوں کے قبرستان میں جا کر قبروں کی بے حرمتی کی اور ان کے کتبوں کو توڑ ڈالا اور اس کا اقرار اُس نے عدالت کے رُوبرو بھی کیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے گلیوں میں کھمبوں پر احمدیوں کے خلاف نفرت آمیز نعرے بھی لگوائے ہوئے ہیں۔ اس کا ذکر لمبا ہی چل گیا ہے دفع کریں اس بدبخت کے ذکر کو۔

جو مقدمہ احمدیوں پر درج کیا گیا ہے ان کے ظالمانہ طور پر شہید ہونے کے بعد، اس میں یہ درج ہے کہ "مرزائی کافر اور مرتد ہیں اور اسلام کے مطابق واجب القتل ہیں"۔ یہ جو "اسلام کے مطابق واجب القتل ہیں"۔ لکھا ہوا ہے اس میں پاکستان کی عدلیہ بھی شامل ہے اس کی تائید میں۔ تو جس ملک میں عدل و انصاف کا یہ حال ہو کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وغیرہ سب ہی بیچ میں شامل ہوں تو وہاں انصاف کیسے ممکن ہے۔

اس وقت پاکستان میں صرف مذہبی بنیادوں پر تین ہزار سات افراد کے خلاف مقدمات بنے ہوئے ہیں۔ تخت ہزارہ کے واقعہ سے صرف چند دن قبل گھٹیالیاں میں پانچ احمدیوں کو دہشت گردی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ اب یہاں میری کونسی شادی ہوئی ہوئی ہے۔

۱۹۸۴ء کے بعد سے اب تک جماعت احمدیہ پر ان کے اپنے شہر میں تمام جلسوں اور اجتماعات پر پابندی ہے جبکہ مولوی سال میں کئی بار وہاں جلوس نکالتے اور جلسے کرتے ہیں جن میں احمدیوں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جاتی ہے اور احمدیوں کو سرِعام قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

احمدیوں کے خلاف نفرت آمیز خبریں اور بیانات روزمرہ شائع ہو رہے ہیں اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اشتعال انگیز بیان دینے والوں میں لاہور ہائیکورٹ کے حاضر سروس جج ہیں۔ جسٹس میاں نذیر اختر اور جسٹس منیر احمد اس میں شامل ہیں۔ جسٹس نذیر اختر تو ان دنوں لاہور ہائیکورٹ کے قائمقام چیف جسٹس بھی ہیں۔ لاہور میں احمدیوں کے خلاف منعقد ہونے والے ایک جلسہ میں ان دو جج

صاحبان نے شرکت کی اور ان کے بیانات جو اخبارات نے شہ سرخیوں سے شائع کئے وہ ملاحظہ فرمائیے:
"شانِ نبی میں گستاخی کرنے والی ہر زبان کاٹ دی جائے گی"۔ جسٹس میاں نذیر اختر۔

(روزنامہ "دن" ۲۸/اگست ۲۰۰۰ء)

تو اگر یہ ہو تو بہت اچھا ہے یہ سارے شان نبی میں گستاخی کرنے والے لوگ ہیں پہلے اپنی زبانیں کٹوالیں پھر قلم سے جو لکھنا ہے لکھا کریں۔ نہایت ہی ظالم اور بے ہودہ۔

احمدی اور شان نبی میں گستاخی کرنے والے؟ یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ شان نبی کی خاطر تو احمدی جانیں دے رہے ہیں۔ اس جرم میں جانیں دے رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔ شان نبی تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ان کو تکلیف دیتا ہے اور کہتے ہیں یہ سب سے بڑی ہتک رسول ہے کہ احمدی رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی گواہی دے رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے جسٹس میاں نذیر اختر فرماتے ہیں کہ ایسے گستاخی کرنے والوں کی زبانیں کاٹ دو۔ پھر لکھا ہے "مرتدین کے لئے غازی علم دین شہید کا قانون موجود ہے"۔ جسٹس نذیر اختر۔

(اخبار 'انصاف' ۲۸/اگست ۲۰۰۰ء)

اشتعال انگیز اشتہارات کی تو حد ہی کوئی نہیں ہے۔ آئے دن ہر جگہ، ہر دیوار، ہر کھمبے پر چھپے ہوئے اشتہار لگے ہوئے ہوتے ہیں جن میں احمدیوں کے خلاف نہایت ہی گندی زبان، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی غلیظ بکواس اور اس کے علاوہ احمدیوں کے قتل عام کے فتاویٰ شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ایک بیان یہ ہے: "احمدی مرتدوں کو تین دن کی مہلت دے کر ایک سو دس کروڑ مسلمانانِ عالم کی طرح مسلمان ہو جانے کی دعوت عام دیں"۔ دس کروڑ مسلمانان عالم کس طرح مسلمان ہیں۔ کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تکذیب کر کے مسلمان ہوتے ہیں۔ دس کروڑ جو مسلمان ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے حق میں کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ سچے اور خدا کے رسول ہیں۔ ایک سو دس کروڑ مسلمانوں کی طرح احمدی بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ یہ کون سا اہانت کا واقعہ ہے جو احمدیوں کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس کہنے کے جرم میں تو وہ مارے پیٹے جا رہے ہیں۔ تو عجیب ظلم ہے جس کی تاریخ عالم میں کوئی مثال نہیں ہے۔ جبر کے ذریعہ سچی بات نکلوائی جاتی ہے اور یہاں جبر کے ذریعہ جھوٹ نکلوایا جا رہا ہے جو احمدی نہیں بولتے۔ وہ جبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہو کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کا نام لیتے ہیں تو مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کوئی احمدی اپنے دل میں ایسا خیال کرے۔ پس جبر کے ذریعہ جھوٹ بلواتے ہیں۔ سب سے خطرناک قسم کی پرسیکیوشن (Persecution) روس میں ہوئی ہے اور وہاں بھی سچ بلوانے کیلئے Persecution کی جاتی تھی جھوٹ بلوانے کے لئے نہیں۔ کہتے ہیں ایک لائن میں احمدیوں کو کھڑا کر دیا جائے۔ جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں ان کو لائن میں کھڑا کر کے قتل کرنا شروع کر دیں۔ "جب تک سب احمدی مرتد قتل نہ ہو جائیں ان مرتدوں کو قتل کرنا بند نہ کیا جائے"۔ اب پاکستان کے احمدیوں کی لائن روز لگ جائے وہ مولوی تلوار لے کر اس پر چڑھا ہوا ہو یہ اس بدبخت حکومت کا نتیجہ ہے جو اپنے آپ کو قائداعظم کے پاکستان کے لئے نافذ کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ قائداعظم کے خواب و خیال میں بھی یہ باتیں نہیں تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۹۔ "یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِی وَمَزِّقْ اَعْدَآءَكَ وَاَعْدَآئِی وَ اَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَیَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِیْنَ شَرِیْرًا"۔

حضرت نوحؑ کی دعا میں "لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِیْنَ دَیَّارًا" آتا ہے یعنی سب کافر ہی ختم ہو جائیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ ان کافروں کی اولاد در اولاد اب دہریہ ہی رہیں گے یعنی عملاً دہریہ ہی رہیں گے اور کوئی ان میں سے خدا پرست نہیں بنے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دعا میں یہ نرمی رکھی ہے کہ ساری قوم کے لئے بددعا نہیں کی بلکہ فرمایا "لَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِیْنَ شَرِیْرًا" جو کافروں میں سے شریر لوگ ہیں ان کو اٹھا لے تاکہ ملک بچ جائے۔

اس کا ترجمہ یہ ہے یعنی اے میرے رب میری دعا کو سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور اپنا وعدہ پورا فرما۔ اور اپنے بندے کی مدد فرما۔ اور ہمیں اپنے وعدوں کے دن دکھا۔ اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت۔ اور شریر کافروں میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔

پس اسی لئے میں نے پہلے بھی یہ تحریک کی تھی اب پھر کرتا ہوں کہ بکثرت یہ دعا پڑھا کریں "اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِیقاً وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِیْنَ شَرِیْرًا"۔

آخر پر میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا پڑھتا ہوں جو موقع کے مطابق ہے اور اسی قسم کا حال احمدیوں کا ہے۔ آپ نے قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا "وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا" تم ہم سے انتقام نہیں لیتے، دشمنی نہیں رکھتے مگر اس وجہ سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئے ہیں جب وہ آیات ہمارے لئے آئیں۔ "رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ"۔ پس اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور اس حالت میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں اور ہمیں یہ ظالم کبھی بھی غیر مسلم نہ بنا سکیں۔

جماعت احمدیہ پاپوانیو گنی (Papua New Guinea) کے

جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

یہ ملک جو نیو گنی (New Guinea) کے بہت بڑے جزیرے کے تقریباً نصف حصے اور اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے سینکڑوں جزائر پر مشتمل ہے ۱۹۷۵ء میں آزاد ہوا۔ اس جزیرے کے مغرب میں انڈونیشیا، جنوب میں آسٹریلیا اور مشرق میں Melanasia کا علاقہ ہے جو جزائر کی صورت میں چھوٹے چھوٹے ممالک پر مشتمل ہے۔

اس ملک کا رقبہ ایک لاکھ ۷۸ ہزار ۲۶۰ مربع میل ہے۔ دارالحکومت Port Moresby اور آبادی ۳۳ لاکھ ۹۶ ہزار ہے۔ زبانیں English، Pidgin، Motu اور More ہیں۔ مذہب عیسائیت ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قبائل ہیں جن کے اپنے اپنے مذاہب ہیں۔

چند سال قبل یہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بتدریج ہر پہلو سے ترقی پذیر ہے۔ جماعت احمدیہ پاپوانیو گنی کا جلسہ سالانہ Kimbe میں ۱۵/ تا ۱۷/ دسمبر منعقد ہوا جس میں ۱۳۸ افراد شامل ہوئے۔ اکثر دوستوں کا تعلق تالاگون علاقہ سے ہے جو مغرب میں صوبہ نیو برٹین میں ہے۔ یہ علاقہ کٹر عیسائیوں کا ہے۔ ان میں سے بعض بچہ پیدا ہونے پر اس کے بال کٹواتے اور ختنہ بھی کرتے ہیں۔ دوسرے علاقوں سے دوست ٹرانسپورٹ اور مالی تنگی کی وجہ سے نہ آ سکے۔

نماز جمعہ کے فوراً بعد تلاوت اور نظم کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا جو خیرالدین باروس صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھیں۔

اس کے بعد صدر جماعت مکرم محمد رالی پیومی صاحب (Muhammad Rali Pueme) نے جماعت کا تعارف کرایا اور حضور ایدہ اللہ کی طرف سے جماعت پاپوانیو گنی کے نام پیغام پڑھ کر سنایا جس کو سن کر سب بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ایک تقریر ہوئی۔ چونکہ اکثر نومبایعین دوست عیسائیوں سے آئے ہیں اس لئے مکرم خیرالدین باروس صاحب نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام بیان فرمایا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی توحید کے بارے میں تقریر ہوئی۔

ہفتہ کے روز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں جماعتی نقطہ نظر بیان ہوا۔ آخر میں مہمانوں کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ یہ پروگرام بھی بہت دلچسپ رہا۔

آخری روز اتوار کا تھا۔ اس دن ۷۷ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ مکرم صدر صاحب جماعت نے اختتامی تقریر میں دوستوں کو اسلامی تعلیمات کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ جلسہ کا سارا پروگرام خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پاپوانیو گنی کے احمدیوں کے ایمان و اخلاص میں برکت دے اور کثرت سے یہاں کے باشندوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ☆☆☆

Mansoor khalid IT Training Centre

for the development of proffessional websites contact us.

All courses offered are both weekend and full time. The institute will arrange the accomodation and the meal for the weekend students. This offer will also be for the full time students but for that they will have to pay extra charges. The following described charges are with included accomodation and meal charges for the weekend students. But all the students have to give the VUE test fee themselves. The weekend students wil be given the 16 credit hours per weekend and the full time students will be given the 20 credit hours per week

courses offered with duration and fee charges

Microsoft certified system engineer (MCSE)	8weekends	6000DM
Microsoft certified database administrator	4weekends	3000DM
Oracle database administrator oracle DBA	12weekends	9000DM
Oracle developer 2000	12weekends	9000DM
Sisco certified network associate CCNA	2weekends	1500DM
Sisco certified network proffessional CCNP	4weekends	3000DM
MS Access	2weekends	1500DM
Visual Basic 6.0	3weekends	2000DM
Html / DHtml / Xml	4weekends	3000DM
Java programming / Java script	12weekends	9000DM
C++programming	12weekends	9000DM
Linux / Unix	4weekends	3000DM

Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0511-7681358 , 404375 Fax: 0511- 7681359
E-mail: khalid@t-online.de

مجلسِ احرار اور پاکستان

دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے ایک مذہبی مسئلے کی توہین

تحقیقاتی عدالت کی جانب سے مجلس احرار کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں پر روشنی

(حفیظ الرحمن - ایڈنبرا)

(ذیل کا مضمون روزنامہ "جنگ" لندن میں چھپنے والے ایک مضمون کی واضح غلط بیانی کی تصحیح اور تردید کے لئے "جنگ" کو بھجوایا گیا تھا لیکن اخبار مذکور نے اپنی طے شدہ پالیسی کے مطابق اسے شائع نہیں کیا)۔

مورخہ ۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء روزنامہ جنگ لندن کے صفحہ ۵ پر امتناع قادیانیت ایڈیشن کے زیر عنوان پورے صفحے پر ایک مضمون شائع ہوا تھا جسے اشاعت خاص کا نام دیا گیا تھا۔ یہ مضمون میں نے ایک سے زائد مرتبہ پڑھا ہے۔ مضمون نگار نے اپنے مضمون کے پہلے حصہ میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی کوشش کی ہے۔ درمیانے حصہ میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دعاوی کا ذکر کرتے ہوئے اس وقت کے علماء کی جانب سے شدید مخالفت کا تذکرہ کیا ہے اور آخری حصے میں مجلس احرار کے لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی جانب سے "شعبہ ختم نبوت" کے قیام اور پھر "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کے آغاز کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے جس کے "عمل" کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء میں پنجاب میں فسادات رونما ہوئے اور پنجاب اور خصوصاً لاہور میں مارشل لاء کا نفاذ عمل میں آیا۔ اور اس تحقیق کے لئے کہ فسادات کی ذمہ داری کس پر ہے حکومت پنجاب نے جسٹس منیر کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا جس کے دوسرے رکن جسٹس کیانی تھے۔ بقول مضمون نگار اس کمیشن کی رپورٹ شائع نہیں کی گئی۔ آخر میں مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے اتفاق سے قومی اسمبلی کی جانب سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دئے جانے کے ذکر پر مضمون کا اختتام ہوتا ہے۔

مضمون میں بہت ساری باتیں بغیر تحقیق کے لکھ دی گئی ہیں جبکہ اس مضمون کو مضمون نگار کی "تحقیق" بتایا گیا ہے۔ طوالت کے خوف سے فی الحال میں صرف ایک دو ایسی باتوں کو معزز قارئین کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے مضمون نگار نے فسادات پنجاب اور مارشل لاء کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے مضمون کے کالم نمبر ۷ پر لکھا ہے:

"۵۳ء کی تحریک کی انکوائری کے لئے منیر انکوائری کمیشن بھی قائم کیا گیا تھا مگر اس کی رپورٹ شائع نہیں کی گئی"۔

معزز قارئین کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے عرض ہے کہ منیر انکوائری کمیشن کی رپورٹ باقاعدہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوئی تھی جسے حکومت پنجاب کی طرف سے ۱۹۵۴ء میں شائع کیا گیا تھا۔ اردو میں اس کا نام "رپورٹ تحقیقاتی عدالت (مقرر کردہ زیر پنجاب ایکٹ ۲ ۱۹۵۴ء برائے تحقیقات فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء"۔ اور انگریزی میں اس کا نام "Report of the Court of Inquiry constituted under Punjab Act II of 1954" تھا۔ یہ کتب باقاعدہ دکانوں پر فروخت ہوئی تھیں۔ چنانچہ کتاب کا انگریزی ایڈیشن جو اس وقت میرے سامنے پڑا ہے اس پر اس کو فروخت کرنے والی دکان کی مہر یوں ثبت ہے: Haq Brothers, Publishers & Booksellers, Anarkali,Lahore (Pakistan)۔

اردو ایڈیشن بھی یہاں سکاٹ لینڈ میں بعض دوستوں کے پاس موجود ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے چند ایک ضروری صفحات کی فوٹو کاپی منگوائی ہے جس میں سے کچھ اقتباسات ذیل میں درج کرنے سے پہلے قارئین کی توجہ مضمون کے کالم نمبر ۶ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جہاں پر مضمون نگار سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں:

"ایک نوجوان عالم دین سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے تحریک آزادی کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر کے دن رات جہاد میں مصروف تھے ...."۔

"امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار کے پلیٹ فارم پر شعبہ ختم نبوت قائم کر کے تحریک آزادی کے ساتھ قادیانیت کی تردید اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک شروع کر دی......"۔

جس طریق پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب تحریک آزادی کے لئے اپنا "تن من دھن قربان کر کے دن رات جہاد میں مصروف" رہے اس کے متعلق تحقیقاتی عدالت نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ میں صرف چند ایک "شہ پارے" نقل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے صفحہ ۲۷۴ پر درج ہے:

"ملاپ (لاہور) نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۵ء میں احراری لیڈر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ایک تقریر شائع کی جو انہوں نے علی پور کی احرار کانفرنس میں کی تھی۔ اس تقریر میں امیر شریعت نے ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا کہ مسلم لیگ کے لیڈرز "بے عملوں کی ٹولی" ہیں جنہیں اپنی عاقبت بھی یاد نہیں اور جو دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں اور جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے"۔

اسی رہبر محترم نے پسرور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی 'پ' بھی بنا سکے"۔

(استقلال نمبر روزنامہ جدید نظام ۱۹۵۰ء)

قارئین کرام! آپ سب گواہ ہیں کہ باوجود اس "جہاد" کے پاکستان کی 'پ' تو کیا سارا 'پ اک س ت ان' بن گیا اور جب بن گیا تو کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے محاورے کے مطابق بخاری صاحب کی گوہر افشانی سنئے جو تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ نے صفحہ ۲۷۵ پر یوں درج کی ہے:

"فسادات کے دوران میں احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور میں جو تقریریں کیں ان میں سے ایک تقریر میں انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"۔

یہ تو تھی آزادی کے لئے بخاری صاحب کی "تن من دھن کی قربانی"۔ اور جہاں تک تحریک آزادی کے ساتھ قادیانیت کی تردید اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا تعلق ہے اس کے متعلق تحقیقاتی عدالت مجلس احرار کا راز یوں چاک کرتی ہے۔ صفحہ ۲۷۲ پر "احرار" کے جلی عنوان کے نیچے لکھا ہے:

"اسلام ان کے لئے ایک حربے کی حیثیت رکھتا تھا جسے وہ کسی سیاسی مخالف کو پریشان کرنے کے لئے جب چاہتے بالائے طاق رکھ دیتے اور جب چاہے اٹھا لیتے"۔

پھر آگے صفحہ ۲۷۴ پر یوں درج ہے:

"جہاں تک احراریوں کا تعلق ہے۔ انہوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا مسلسل استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کانگرس کو ترک کیا تو مذہبی وجوہ کی بنا پر کیا اور مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالفت کی تو وہ بھی مذہبی بنا پر کی"۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے رپورٹ کے صفحہ ۲۷۵ پر لکھا ہے:

"اب احراریوں نے احمدیوں کے خلاف نزاع کو اپنے اسلحہ خانے سے ایک سیاسی حربے کے طور پر باہر نکالا اور جو واقعات اس کے بعد پیش آئے وہ اس امر کی بین شہادت ہیں کہ وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے انتہائی فہیم اور چالاک ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر وہ عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف برانگیختہ کر دیں گے تو کوئی ان کی مخالفت کی جرأت نہیں کرے گا اور ان کی سرگرمی کی جتنی بھی مخالفت کی جائے گی اسی قدر وہ ہر دلعزیز اور مقبول ہو جائیں گے۔ اور بعد کے واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ ان کا یہ مفروضہ بالکل صحیح تھا۔ لہذا انہوں نے اپنی پوری توجہ احمدیوں پر مرتکز کر دی۔ اس کے بعد خواہ تبلیغ کانفرنس یا دفاع کانفرنس یا استحکام کانفرنس یا یوم تشکر یا یوم مطالبات کی تقریبات ہوں یا محض مویشیوں کا میلہ ہو ان کانفرنسوں اور یوموں وغیرہ کے نام محض دھوکہ تھے۔ ان کا سب سے بڑا موضوع احمدی اور احمدیت ہوتا تھا۔ اگر وہ اس مذہبی نزاع کو دوسرے مذہبی نزاعات کی طرح جاری رکھتے تو غالباً ان کو بہت زیادہ تائید و حمایت حاصل نہ ہوتی لیکن وہ اپنی عیاری کی وجہ سے خوب جانتے تھے کہ مسلمانوں کے جذبات کسی موضوع پر اس قدر آسانی سے اور تیزی تندی سے برانگیختہ نہیں کئے جا سکتے اور ان کے غیظ و غضب کو بیدار نہیں کیا جا سکتا جس قدر رسول پاک صلعم کی حقیقی یا خیالی توہین پر کئے جا سکتے ہیں"۔

پھر آگے صفحہ ۲۷۷ پر ملاحظہ فرمائیں:

"احرار کے رویے کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کا طرز عمل بطور خاص مکروہ اور قابل نفرین تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلہ کو استعمال کر کے اس مسئلے کی توہین کی"۔

میں کہاں تک اس رپورٹ کے حوالہ جات درج کرتا جاؤں جو بقول مضمون نگار "شائع ہی نہیں ہوئی"۔ صرف ایک اقتباس اور درج کر کے فیصلہ معزز قارئین کے حوالے کرتا ہوں۔ رپورٹ کے صفحہ ۲۷۸ پر معزز جج صاحبان لکھتے ہیں:

"اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو صرف پاکستان کے سادہ لوح لوگ ہی احراریوں کے مذہبی جوش و خروش کے اظہار سے دھوکہ کھا کر بیوقوف بن سکتے ہیں"۔

اب قارئین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ مضمون نگار صاحب علماء اور مفتیوں میں شامل ہیں یا سادہ لوح عوام میں؟ جیسا کہ میں نے شروع میں لکھا ہے مضمون میں بہت ساری باتیں بغیر تحقیق کے لکھ دی گئی ہیں جبکہ اسے مضمون لکھنے والے کی "تحقیق" بتایا گیا ہے۔ اس سے مضمون نگار کی تحقیق اور مفتی کہلانا دونوں باتوں پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ عامۃ الناس جہاز سائزی پر رنگوں سے مزین صفحہ کو دیکھ کر اور خاص طور پر "تحقیق" کا پر اثر لفظ پڑھ کر مرعوب ہو جائیں گے اور بغیر سوچے سمجھے یا بغیر تحقیق کے اسے سچ تسلیم کر لیں گے لیکن انہیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ:

ایک شخص کو جھوٹ بول کر کچھ عرصہ کے لئے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ ایک شخص کو جھوٹ بول کر ہمیشہ کے لئے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ تمام اشخاص کو جھوٹ بول کر کچھ عرصہ کے لئے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن تمام اشخاص کو جھوٹ بول کر ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں سے جو اقتباسات میں نے درج کئے ہیں ان کی فوٹو کاپیاں میں نے محترم مدیر صاحب اخبار جنگ لندن کو بھجوا دی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو مضمون نگار کو بھجوا سکتے ہیں۔ قارئین کرام میں سے اگر کوئی بھائی یا بہن ان حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں حاصل کرنا چاہیں تو مہیا کی جا سکتی ہیں۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) کے
ساتویں انٹرنیشنل میلہ (S.I.A.O) میں
جماعت احمدیہ کے سٹالز

(رپورٹ: اکبر احمد طاہر مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو)

بورکینا فاسو میں افریقن ممالک کا میلہ سیاؤ (.S.I.A.O) مورخہ ۲۷؍اکتوبر تا ۵؍نومبر ۲۰۰۰ء کیپٹل واگا ڈوگو میں منعقد ہوا۔ یہ میلہ ہر دوسرے سال بورکینا فاسو میں منعقد کیا جاتا ہے جس میں آرٹ، روایتی ادویات (Traditional Medicines) وغیرہ کو پیش کیا جاتا ہے۔

امسال اس میلہ میں بیس افریقن و دیگر ممالک کے وفود نے شرکت کر کے اپنے اپنے ملک کے آرٹ وغیرہ کو پیش کیا۔ افریقن ممالک کے علاوہ چین، ایران اور انڈیا نے بھی اپنی مصنوعات کی نمائش کی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس میلہ کو دیکھنے والوں کی تعداد چھ سے سات لاکھ رہی۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو اس میلہ میں جماعتی کتب کا اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس سٹال کے حصول کے لئے بہت کوشش کرنا پڑی اور میلہ کے دو دن گزر جانے کے بعد ہمیں جگہ مل سکی۔ سٹال کو خوب سجایا گیا۔ فرنٹ پر "جماعت اسلامک احمدیہ" کی بڑی تختی لگائی گئی۔ کلمہ طیبہ کے بینرز اور خلفاء کی تصاویر سے سٹال کو مزین کیا گیا۔ نیز ٹی وی کا بھی انتظام کیا گیا جس پر حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف پروگرامز کی کیسٹس لگائی جاتی رہیں۔ نیز قاعدہ یسرنا القرآن کی کیسٹس بھی لگائی جاتی رہیں۔ علاوہ ازیں سٹال پر مختلف تراجم قرآن، جماعتی کتب بزبان فرنچ، انگریزی و عربی کی نمائش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی کتب Christianity- a journey from facts to fiction اور Islam's responce to contemporary issue کے فرنچ ترجمہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث رہیں۔

دوران میلہ تبلیغ کا موقع میسر رہا۔ آنے والے افراد کو جماعتی پیغام زبانی و پمفلٹ تقسیم کر کے پہنچایا گیا۔ کثرت کے ساتھ آنے والوں نے سٹال سے استفادہ کیا۔ نیز سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

جماعت احمدیہ کا بورڈ جو کہ نمایاں لگایا گیا تھا اسے دیکھ کر بورکینا کے ایک صاحب جو کہ جرمنی میں قیام پذیر ہیں تشریف لائے اور بتایا کہ انہوں نے جرمنی میں بیعت کی ہے اور وہاں وہ جماعتی تقریبات میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

ایک آئرلینڈ کے سفید فام دوست بورڈ دیکھ کر سٹال پر تشریف لائے اور بتایا کہ وہ جماعت سے متعارف ہیں اور احمدی نوجوانوں کے ساتھ ریفیوجیز کی امداد کے سلسلہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض عرب دوست بھی سٹال پر تشریف لائے۔ نیشنل ٹی وی نے سٹال کو کوریج دی۔

☆......☆......☆......☆

میلہ میں ہومیوپیتھی سٹال

امسال بھی Traditional Medicine کو اس میلہ میں نمایاں نمائش کی اجازت دی گئی۔ یہاں بورکینا فاسو میں ہومیوپیتھی کو Traditional Medicine میں شمار کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو پہلی مرتبہ اس میلہ میں ہومیوپیتھی کا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ یہ سٹال ہال نمبر ۲ میں لگایا گیا۔ سٹال کی جگہ رقبہ کے لحاظ سے ۱۰ مربع میٹر تھی جسے نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔ سٹال کو خوبصورت بنانے کے لئے ایک بینر بنوایا گیا جس پر ہومیوپیتھی کی مختلف ادویات جن ذرائع سے بنتی ہیں ان کی تصاویر بنائی گئیں اور ڈاکٹر ہانیمن کی تصویر بنائی گئی۔

چونکہ یہاں ہومیوپیتھی عام نہیں اس لئے ہومیوپیتھی کا مختصر تعارف کرانے کے لئے ایک پمفلٹ فرنچ زبان میں چھپوایا گیا جو کہ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اس میلہ میں ہومیوپیتھی سٹال کے لئے ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے گھانا سے محترم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب تشریف لائے۔ سٹال میں مریضوں کا معائنہ کرنے کے لئے جگہ بنائی گئی جہاں ڈاکٹر صاحب محترم نے مریضوں کا معائنہ کیا۔ ساتھ ہی دوائی بنانے کا انتظام کیا گیا۔ نیز مختلف بیماریوں کے نسخہ جات بنا کر رکھے گئے جو بکثرت فروخت ہوئے۔

میلہ S.I.A.O. میں مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے۔
ساتھ مکرم اکبر احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو ہیں۔

سٹال پر محترم ڈاکٹر صاحب نے ۵۰۰ سے زائد مریضوں کو چیک کیا۔ چیک اپ کی کوئی فیس نہیں رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس ہومیوپیتھی سٹال سے ہزارہا افراد نے استفادہ کیا، ادویات خریدیں نیز ہومیوپیتھی سے متعلق معلومات حاصل کیں۔

نیشنل ٹی وی پر Traditional Medicine کو کوریج دیتے ہوئے احمدیہ ہومیو پیتھی سٹال کو خبر نامہ میں دو مرتبہ نمایاں کر کے دکھایا گیا۔ بعض احباب ٹی وی پر احمدیہ سٹال دیکھ کر دوائی لینے آئے۔ نیز دو اخبارات میں تصاویر کے ساتھ ہمارے ہومیوپیتھی سٹال کا ذکر آیا۔

ایک دلچسپ بات یہ رہی کہ Traditional Medicine فروخت کرنے والے بعض دوست اپنے ذاتی استعمال کے لئے ہومیو پیتھی ادویات ہمارے سٹال سے خرید کر لے گئے۔

الحمدللہ کہ اس سٹال کے ذریعہ سے ایک ملین سات لاکھ فرانک سیفا، یعنی قریباً ۱۷۰۰ پاؤنڈ سٹرلنگ کی آمد ہوئی۔

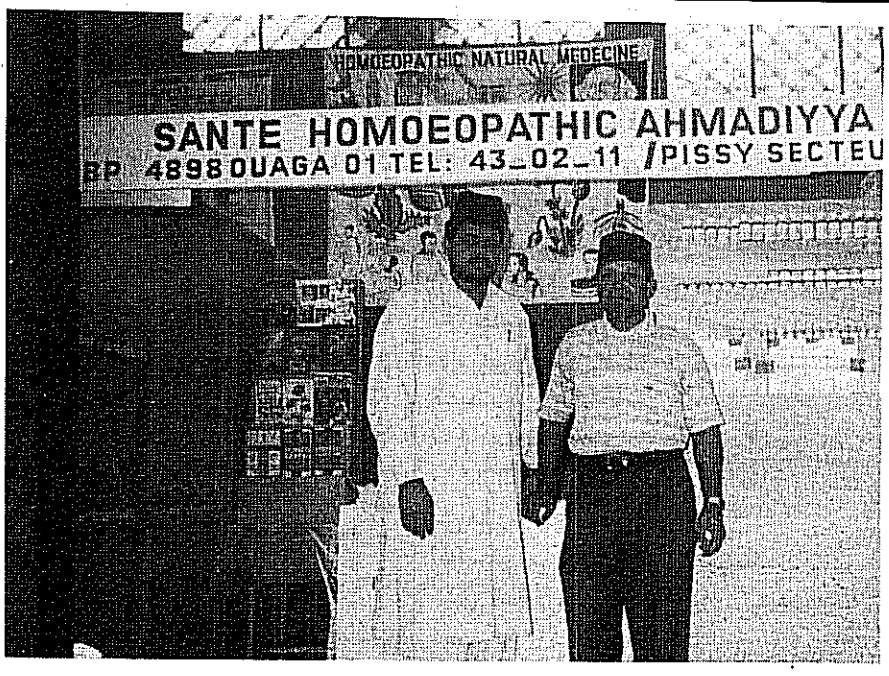

میلہ S.I.A.O میں محترم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب آف گھانا امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کے ساتھ

ان ہر دو سٹالز میں کتب کے سٹال کے نگران و منتظم ناصر احمد صاحب سدھو مبلغ سلسلہ تھے جن کے ساتھ بشارت نوید صاحب مبلغ سلسلہ نے معاونت کی۔ انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر بہت عمدہ اور جانفشانی سے کام کیا۔

ہومیوپیتھی سٹال کی نگرانی خاکسار کے سپرد تھی۔ الحمدللہ کہ ساری ٹیم نے سٹال کو کامیاب کرنے کے لئے محنت سے کام کیا۔ فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء.

الٰہی تو ہمارا پاسباں ہو
ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو
ترے بن زندگی کا کچھ نہیں لطف
ہمارے ساتھ پیارے ہر زماں ہو
(کلام محمود)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT

عیدالاضحیہ اور اس کے احکام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵/اگست ۱۹۲۲ء کو عیدالاضحیہ کے روز قادیان دارالامان میں جو خطبہ عید ارشاد فرمایا اس میں عیدالاضحیہ کے مختلف احکامات کا اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا۔ذیل میں یہ خطبہ ہدیۂ قارئین ہے۔

فرمایا:

"......حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طریق یہ تھا کہ آپؐ عید کے خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بیان فرماتے اور قیامت کے متعلق صحابہؓ کو توجہ دلاتے تھے[1]۔ عید کے خطبوں میں آپؐ کا مضمون زیادہ تر اس بات کے متعلق ہوتا کہ بعث بعدالموت کے متعلق توجہ ہو۔اس میں شبہ نہیں کہ عید کا دن بھی بعث مابعدالموت کے ساتھ ملتاہے۔عید کے دن بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے۔ حشر کے معنے اکٹھا کرنے کے ہیں۔چنانچہ عید کے دن بھی لوگ اکٹھے ہوتے ہیں حتی کہ اس دن جمع ہونے کے متعلق یہاں تک تاکید ہے کہ حائضہ عورتیں بھی جمع ہوں[2]۔ وہ نماز نہ پڑھیں مگر دوسروں کے ساتھ دعامیں شامل ہوں۔پس یہ وہ دن ہے کہ اس دن مسلمان خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے سب جمع ہوتے ہیں۔ایسے اجتماعوں کے متعلق رسول کریم ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے کہ زینت کرنی چاہئے اور خوشبولگانی چاہئے[3]۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور تھا کہ جمعہ کے دن، عید کے دن، حج کے ایام میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتے تھے[4]۔اس سے معلوم ہوتاہے کہ مجمع میں تزئین کرنی چاہئے۔اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ مجمع میں خوبصورت نظر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس حکم میں فطرت انسانی کی ترجمانی فرمائی ہے۔

لوگ میلے میں، جلسوں میں، شادیوں میں، کیوں خوشبو لگاتے ہیں اسی لئے کہ وہ اچھے نظر آئیں۔جب ان کی یہ خواہش ہوتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس حکم کا منشاء یہ ہے کہ اس سے اس طرف توجہ ہو کہ قیامت کے دن جہاں اگلے پچھلے سب جمع ہونگے خوبصورت نظر آنے کی کس قدر کوشش کی ضرورت ہے۔ آپ کا منشاء تھا کہ لوگ اس سفر اور اگلے جہان کے لئے تیاری کریں۔

پھر آپؐ اس عید کے خطبہ میں قربانی کے احکام بیان فرمایا کرتے تھے۔چنانچہ اس عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی ہو سکتی ہے۔اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کر سکتاہے۔ ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے[5]۔ یہاں خاندان سے دورونزدیک کے رشتے مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں۔ اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوندوں سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں۔ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں[6]۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔اگر گھر کے سارے آدمی سات حصے ڈالیں تو وہ بھی ہو سکتاہے۔ ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے۔اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے آج کے دن قربانی ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے[7]۔ اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔

اس کے بعد یہ بات یاد رکھو کہ ہماری جماعت میں اس بات کی سستی ہے کہ نماز عید وقت پر پڑھیں۔ گو پہلے کے لحاظ سے آج ہم نے جلدی نماز پڑھی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں یہ عید اس وقت پڑھی جاتی تھی جبکہ آفتاب ایک نیزہ کی بلندی پر ہوتا تھا[8]۔اور رمضان کے بعد کی عید اس وقت پڑھی جاتی تھی جبکہ آفتاب دو نیزے کی بلندی پر آجاتا تھا[9]۔ لیکن ہم نے آج جس وقت عید کا خطبہ شروع کیا تھا چار نیزے کے برابر سورج بلند ہو چکا تھا۔ حالانکہ ابھی ہم نے جلدی کی تھی۔اصل بات یہ ہے کہ بعض غلطیاں غلط فہمیوں کے باعث ہو جاتی ہیں۔ایک دعوت میں مَیں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا تو اس نے کہا کہ حضرت صاحبؑ بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے۔حالانکہ حضرت صاحب کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ آپ بچپن میں گر گئے تھے جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی اور ہاتھ اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ اس سے گلاس تو اٹھا سکتے تھے مگر منہ تک نہ لے جا سکتے تھے۔ مگر سنت کی پابندی کے لئے آپ، گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں عید کی نماز کے لئے دیر ہو جایا کرتی تھی اور اس میں ایک حکمت تھی اور وہ یہ کہ باہر کی جماعتیں تھوڑی تھیں، احباب بیرون جات سے یہیں آتے تھے اس لئے ریل کے وقت کا انتظار کرنا پڑتا تھا کیونکہ ریل تو کسی کے اختیار میں نہیں تھی اور نو یا ساڑھے نو بجے بٹالہ میں ریل سے اتر کر یہاں پہنچ جاتے تھے اور اس صورت میں انتظار جائز ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو زوال تک بھی انتظار ہو سکتاہے لیکن اب یہ حالت نہیں۔ہر جگہ جماعتیں کافی تعداد میں ہو گئی ہیں۔ اس طرح انتظار کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اب اگر ہوگا تو محض سستی سے ایسا کیا جائے گا۔ چونکہ احیاء سنت ہمارا فرض ہے اس لئے عید کی نمازیں بمطابق سنت ہونی چاہئیں۔ اور اس عید میں جلدی کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ لوگوں نے قربانی کرنی ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ قربانی کے گوشت سے کھانا کھاتے تھے[10]۔ اب گر اس وقت نماز پڑھی جائے گی تو قربانی کا گوشت کھانے کے وقت تک تیار نہیں ہو سکتا۔

قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتاہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو، بیمار نہ ہو، سینگ ٹوٹا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی ٹوٹ نہ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتاہے۔ کان کٹا ہوا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے[11]۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے[12]۔ لیکن اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینے میں قربانی ہو سکتی ہے[13]۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ ان تین دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کیا کرتے تھے[14]۔ اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے خواہ کسی طرح ہو اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیریں کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ لیکن ہمارے ملک میں جو یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں۔ اور یہ غلط رائج ہو گیا ہے۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے۔ جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے وہ زور سے کہے جس کا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہئے۔

قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہئے کہ خود کھائیں، دوستوں کو دیں چاہے تو سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں، غریب امیروں کو کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ امیر غریبوں کو دیں اور غریب امیروں کو تاکہ محبت بڑھے۔ بس یہی چند نصائح ہیں جو میں کرنی چاہتا ہوں"۔

(الفضل ۱۷/اگست ۱۹۲۲ء صفحہ ۳۔۴)

☆......☆......☆......☆

(۱) سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین باب قیام الامام متوکئاً علی انسان ۔ نیل الاوطار ۳/۱۸۱۔

(۲) صحیح بخاری کتاب العیدین باب اِذا لم یکن لھا جلباب فی العید۔

(۳) صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الطیب للجمعۃ۔ نیل الاوطار ۳/۱۶۵۔

(۴) سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب الطیب عندالاحرام۔

(۵) جامع ترمذی ابواب الاضاحی باب ما جاء ان الشاۃ الواحدۃ تجزی عن اھل البیت۔

(۶) صحیح مسلم کتاب الحج باب الاشتراک فی الھدی واجزء البقرۃ والبدنۃ کل منھما عن سبعۃ۔

(۷) سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی ھدی البقر۔ نیل الاوطار ۵/۱۰۹۔ مطبوعہ مصر ۱۳۵۷ھ۔

(۸۔۹) نیل الاوطار ۳/۱۷۷۔ فقہ احمدیہ حصہ اول صفحہ ۴۹ مطبوعہ مارچ ۱۹۲۴ء۔

(۱۰) السنن الکبریٰ امام بیہقی ۳/۲۸۳۔

(۱۱) جامع ترمذی ابواب الاضاحی باب ما یکرہ من الاضاحی۔

(۱۲) مشکوٰۃ المصابیح باب فی الاضحیۃ۔ نیل الاوطار ۵/۱۲۵ مطبوعہ مصر ۱۳۵۷ھ

(۱۳) مشکوٰۃ المصابیح باب فی الاضحیۃ۔ نیل الاوطار ۵/۱۲۵ مطبوعہ مصر ۱۳۵۷ھ

(۱۴) صحیح بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق ۔ السنن الکبریٰ امام بیہقی ۳/۳۱۳۔

(☆) تکبر و تحمید کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَر . اَللّٰہُ اَکْبَر . لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ. وَاللّٰہُ اَکْبَر . اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

(۱۵) صحیح بخاری کتاب الاضاحی باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزوّد

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

ROOP JEWELLERS

روپ جیولرز

Gold Smith & Boutique

We also prepare the goods on order. Old Gold change.

آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے۔ نیز رپیئر کا انتظام ہے۔ پردہ کا انتظام بھی ہے

پروپرائیٹر: عارف چوہدری

46 Plashet Grove - Green Street London E6 1AL

Tel:(020) 8503 5786 + (020) 8568 6661 - Mobile: 07932 655099

جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کے

۱۳ویں دوروزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ: طارق رشید - مبلغ سلسلہ)

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کا ۱۳واں دوروزہ جلسہ سالانہ اپنی شاندار روایات اور کامیابی کے ساتھ ۱۳ر، ۱۴ر جنوری ۲۰۰۱ء کو جماعت فجی کے ہیڈکوارٹر مسجد فضل صووا (Suva) میں منعقد ہوا۔

تیاری جلسہ

جلسہ سالانہ کی تیاری مرکزی جماعت صووا نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ محترم مولانا مبارک احمد صاحب قمر امیر و مشنری انچارج کی زیر نگرانی اور ہدایت کے مطابق ایک ماہ قبل شروع کی۔ مکرم اشرف علی مقبول صاحب صدر جماعت صووا کی نگرانی کے میں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی ٹیمیں بنائی گئیں۔ اور مختلف ذمہ داریاں ان کے سپرد کی گئیں۔ مثلاً بینرز کی تیاری، ڈیوٹی بیجز کی تیاری اور ضرورت کے مطابق مسجد اور اس سے منسلک عمارت کی صفائی اور پینٹ کیا گیا اور اس کام کے لئے متعدد وقار عمل کئے گئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں مقام جلسہ اور گردونواح کے ماحول کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اردو، عربی اور انگریزی الہامات، تحریرات و اشعار کے بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا اور بیرون مسجد چراغاں کیا گیا اور بیرونی گیٹ کے ساتھ لوائے احمدیت اور جزائر فجی کا پرچم لہرایا گیا۔

جلسہ سالانہ فجی کے موقعہ پر سٹیج پر دائیں سے بائیں:
مکرم حارث خان صاحب صدر جماعت مارو، مکرم مبارک احمد قمر صاحب امیر و مشنری انچارج،
مکرم نعیم احمد صاحب محمود چیمہ (مبلغ سلسلہ) اور مکرم طارق رشید صاحب (مبلغ سلسلہ)

۱۳ر جنوری کو جلسہ سالانہ کے روز صبح ساڑھے تین بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور اس کے بعد محترم امیر صاحب نے "عباد الرحمٰن" کی صفات بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ فجی کے احباب کو تربیتی نصائح سے نوازا۔

اجلاس اول

صبح ۹ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور اس کے بعد انگریزی، اردو اور فجین زبان میں تراجم پیش کئے گئے۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے موصول ہونے والا احباب جماعت کے نام محبت بھرا اسلام اور جلسہ کی کامیابی کے لئے پیغام پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور برکات جلسہ سالانہ بیان فرمائیں اور پھر نئی صدی کے لئے احباب جماعت کو سورۃ فاتحہ کے مضمون ﴿اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ کے حصول کے لئے نصائح کیں اور حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق قرآنی دعا ﴿یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ......الخ﴾ کی طرف توجہ دلائی اور اس کے بعد افتتاحی دعا کروائی۔

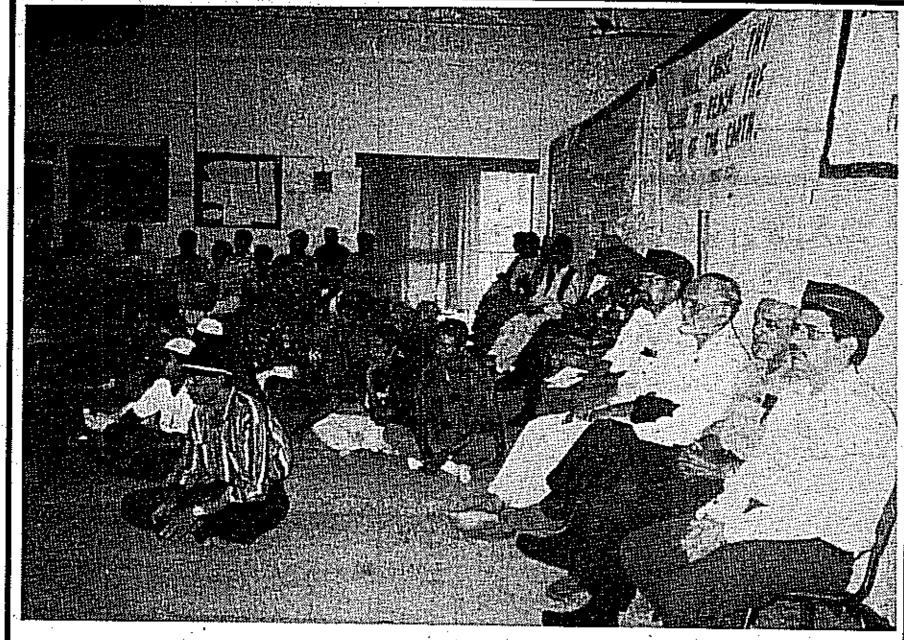

جلسہ سالانہ فجی کے سامعین کرام

دعا کے بعد اس پہلے اجلاس میں تین تقاریر اور تین نظمیں ہوئیں۔ تقاریر کے عناوین یہ تھے: 'اطاعت نظام'، 'مالی قربانی کی اہمیت'، 'سیرت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے تین پہلو، تعلق باللہ، عشق رسولؐ اور شفقت علی خلق اللہ'۔

اس اجلاس کے بعد لجنہ اماء اللہ اپنے علیحدہ پروگرام کے لئے لجنہ ہال میں تشریف لے گئیں۔

دوسرا اجلاس

اجلاس دوم بھی حسب روایت تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدسؑ کے پاکیزہ منظوم کلام سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں جن کے عناوین 'اسلامی اخوت و رواداری' انگریزی زبان میں، دعاوی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تیسری تقریر پیارے آقا کی عظیم الشان تصنیف Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کا تعارف کے موضوع پر ہوئی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر تربیت اولاد کے عنوان پر ہوئی۔ اس دوران تین نظمیں بھی پیش کی گئیں۔ اس طرح جلسہ سالانہ کا پہلا دن بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن، تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۴ر جنوری صبح نماز تہجد سے جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز کیا گیا اور تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے لوکل مشنری مکرم محمد تقی صاحب نے فجین ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔ مکرم محمد تقی صاحب نے تین سال قبل احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی اور تھوڑے عرصہ بعد ہی اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ آمین

اس اجلاس میں چھ تقاریر اور تین نظمیں پیش کی گئیں۔ تقاریر کے عناوین یہ تھے: 'آنحضرت ﷺ بحیثیت امن کا شہزادہ'، 'قرآن کریم کی پیشگوئیاں'، 'تحریک جدید کی اہمیت'، 'سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ'، 'احمدیت اور خدمت انسانیت'، اور 'عباد الرحمٰن کی صفات'۔

آخر پر مکرم مبارک احمد صاحب قمر امیر و مشنری انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں

مسجد فضل عمر صووا (جزائر فجی) کا ایک بیرونی منظر

انہوں نے جماعت احمدیہ فجی کی غیر معمولی مالی قربانیوں کو سراہا کہ انہوں نے امسال خدا کے فضل سے پیارے آقا کی خواہش کے مطابق کہ دس فیصد آبادی تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچایا جائے جس کے لئے لازمی چندہ جات کے علاوہ ۳۵ ہزار فجیین ڈالرز کی قربانی کر کے قریباً ایک لاکھ کی تعداد میں کتب اور پمفلٹس برائے تقسیم چھپوانے کی سعادت پائی۔ انہوں نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ فجی کی تعداد کے لحاظ سے یہ ان کی اطاعت واخلاص کا بہت اچھا نمونہ ہے کہ باوجود سخت حالات کے انہوں نے پیارے آقا ایدہ اللہ کی خواہش پر لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اب اصل کام یہ ہے اس مطبوعہ لٹریچر کو لوگوں تک پہنچایا جائے اور اللہ کے حضور اس کے مثبت نتائج کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اور اس کام کے لئے تمام صدران کرام اور ذیلی تنظیمیں داعیان الی اللہ کی ٹیمیں بنائیں اور پوری حکمت عملی کے ساتھ اپنے اپنے ریجن کے مبلغین کی رہنمائی میں اسے تقسیم کروائیں۔

علاوہ ازیں محترم امیر صاحب نے چند ضروری تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور آخر پر پیارے امام ایدہ اللہ کی نصیحت کو یاد کروایا کہ تمام جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام گھروں کو جاتے ہوئے احتیاط وسکون سے جائیں۔ اختتامی دعا کے ساتھ ہمارا یہ جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

اس جلسہ میں دور دراز کے جزائر سے احباب نے شرکت کی۔ جلسہ سالانہ میں جماعت ہائے احمدیہ فجی کے احباب کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور امریکہ سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔

ایک عبرت انگیز واقعہ

۶ مارچ کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم دن ہے۔ اسی روز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں دشمنِ اسلام لیکھرام کی عبرتناک موت کا قہری نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمودہ خبروں کے عین مطابق ظاہر ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس کی موت کے وقت اسپتال میں موقعہ پر ایک احمدی ڈاکٹر حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی موجود تھے۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لیکھرام کی ہلاکت کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے بڑے بڑے مخالفوں کی جائے وفات پر کوئی نہ کوئی احمدی موجود ہوتا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ انگلستان کے ایک احمدی ڈاکٹر کے ساتھ بھی پیش آیا جو ایک اشد ترین معاند احمدیت مولوی احسان الٰہی ظہیر کی موت کے عینی شاہد تھے۔ چنانچہ یہ عبرت انگیز واقعہ ہدیہ قارئین ہے۔

مولوی احسان الٰہی ظہیر جس نے جماعت کے خلاف ایک کتاب "Qadianiat:An Analytical Survey" پاکستان میں تحریر کی تھی۔ اس کتاب کے عربی اور انگریزی تراجم سعودی عرب میں بھی دستیاب تھے اور یہی اس مولوی کی وہاں وجہ شہرت تھی۔ لاہور پاکستان میں ایک جلسہ میں تقریر کے دوران بم پھٹنے سے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ اس کے چند رفقاء موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ اس مولوی کو میو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ لیکن اس کی چوٹیں زیادہ تشویشناک نہ پائی گئیں۔ جماعت اہل حدیث کے اثر و رسوخ سے سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز کے آفس تک اس کے زخمی ہونے کی خبر پہنچی اور اس کی فوراً سعودی عرب منتقلی اور علاج کے لئے ہدایات جاری کر دی گئیں۔ سعودی ائرلائن کی پرواز جو کہ لاہور سے براہ راست ریاض ہر سوموار رات نو بجے چلتی تھی اسے چھ گھنٹوں تک لاہور میں ہی روکا گیا۔ ہسپتال سے چلنے سے قبل اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے اُس نے اپنے مریدوں سے خطاب کیا کہ وہ سعودی عرب علاج کے لئے جا رہا ہے اور جلدی ٹھیک ہو کر واپس آجائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کچھ اور ہی منشا تھا۔ ریاض ائرپورٹ پر سعودی افواج کے اعلیٰ افسر بمع ملٹری ہسپتالوں کے ڈائریکٹر میجر جنرل ڈاکٹر عبدالحمید الفرائیدی استقبال کے لئے موجود تھے۔ اسے ریاض کے ملٹری ہسپتال میں مزید علاج کے لئے داخل کر دیا گیا۔

ایک معمولی آپریشن Surgical Cleaning of wounds on both legs تجویز ہوا۔ ڈیوٹی پر موجود آسٹریلین ڈاکٹر نے اس مولوی کو انستھیسیا دیا لیکن آپریشن کے دوران بلڈ پریشر غیر معمولی طور پر گر گیا اور آپریشن کے اختتام پر اس کو ہوش نہ آیا۔ آپریشن تھیٹر سے اس کو ICU میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ مولوی بیہوش تھا اور اسے Ventilator کی مدد سے سانس دلایا جا رہا تھا۔ اس کے پاس اس کا بھائی جو ریاض یونیورسٹی میں ملازم تھا پریشان کھڑا تھا۔ مسلسل تین دن دماغ کے معائنے ہوئے اور پھر ڈاکٹرز کا یہ متفقہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ Brain Death ہو چکی ہے اس لئے اس کا مزید علاج روک دیا جائے اور اس طرح اس کی وفات ہوئی۔

اس بدبخت مولوی کی وفات کے وقت ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر بھی اسی جگہ اس ہسپتال میں موجود تھے۔ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ اس پر قاتلانہ حملہ لاہور پاکستان میں ہوا۔ طبی امداد کے لئے اسے ہزاروں میل دور ایک غیر ملک یعنی سعودی عرب لے جایا گیا جہاں بظاہر احمدیوں کا داخلہ ممنوع ہے اور پھر یہ عجیب الٰہی تصرف ہے کہ اسی جگہ، اسی ہسپتال میں جہاں اس کی وفات ہوئی ایک احمدی ڈاکٹر موجود تھا۔

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بدراہ
بدی پر غیر کی ہردم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵۔ ۱۹۰۷ء)

بقیہ: جلسہ سالانہ فجی از صفحہ نمبر ۱۶

of working for the cause of Allah". کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں صدر صاحبہ لجنہ نے فجی کی نیشنل مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ کی جس میں انہوں نے سالانہ اجتماع اور فجی کی لجنہ کی تعلیم وتربیت کے بارہ میں پروگرام بنایا اور مشورے لئے گئے۔

دوسرا دن

خدا کے فضل سے حسب سابق دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا جس میں لجنہ کی کثیر تعداد نے حصہ لیا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ہوا جس کے اردو، انگریزی اور فجیین میں ترجمے پیش کئے گئے۔ دوسرے دن چار تقاریر اور تین نظمیں پیش کی گئیں۔ تقاریر کے عناوین یہ تھے:

"نماز اور نماز باترجمہ کی اہمیت"، "پردہ کی اہمیت"، "Islamic Teachings & its applications in our lives".

بعدہ محترم امیر صاحب نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر بدرسوم کے خلاف جہاد اور سوسائٹی میں شرم وحیا کے قیام پر خطاب فرمایا۔

آخر پر صدر لجنہ اماء اللہ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعائیہ کلمات کے ساتھ انہیں الوداع کہا اور تمام لجنہ کو جلسہ کے تمام تر مقاصد اور تقاریر کو یاد دلاتے ہوئے اس پر عمل کرنے کو کہا۔

اس جلسہ میں ۱۱۰ لجنات وناصرات شامل ہوئیں جو فجی کے مختلف جزائر سے لمبی مسافت طے کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کی برکات کو حاصل کرنے کے لئے اپنے شوق وجوش سے تشریف لائیں۔ اس جلسہ میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے بھی احمدی خواتین شامل ہوئیں

اس طرح ہمارا یہ جلسہ اسلامی تعلیم اور پردے کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ہوا۔ خدا سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک مقصد میں اکٹھے ہونے والیوں کی خواہشات اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور جلسہ کی برکات سے نوازے۔ نیز انتظامیہ کو خاص طور پر صووا کی جماعت کو جنہوں نے اپنی صدر لجنہ اور نظام جماعت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے مہمانان مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان نوازی کی توفیق پائی۔

بقیہ: حاصل مطالعہ علماء سوء از صفحہ ۱۶

لفظ مسلم ملے گا۔ مسلم اور مومن بننے کے اعمال ملیں گے، امت کو بلند کرنے والے حکم ملیں گے۔ مولوی نے قرآن کو کم وبیش ایک سو برس سے چھپایا ہے لیکن اس چھپانے والے مولوی کے متعلق قرآن میں صاف لکھا ہے کہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو چھپایا، انہوں نے اپنے پیٹ میں دوزخ بھر لیا، خدا روز قیامت کو ان سے کلام تک کرنا گوارا نہ کرے گا"۔

(خطبات ومقالات علامہ عنایت اللہ المشرقی صفحہ ۱۲۰۔۱۲۱)

لدھیانہ۔ اَرضِ لُدّ

لدھیانہ کا شہر بھی...... مختلف قسم کے زوالوں کی کسی نہ کسی فہرست میں داخل ہے۔ یہاں کے مُلّاؤں نے اس شہر میں مدت سے مذہبی مناظروں اور ہنگامی شور وشر کا بازار گرم کر کے قوم کی عملی قوتوں کو شل کر دیا ہے۔ بڑی بڑی لفظی عیاشیاں اور ذہنی عشرتیں اس شہر کے محلوں میں ہوتی سنی جاتی ہے...... یہاں کے ایک ادیب نے **اس شہر کو ارض لُدّ یعنی نفاق اور افتراق کی زمین بتلایا ہے**"۔ (ایضاً صفحہ ۱۸۲)

چونکہ لدھیانوی مُلّاؤں کی باقیات وذریات کو ہنگامہ آرائی، شور وشر اور لفظی عیاشیاں اپنے "بزرگوں" سے ورثہ میں ملی ہیں۔ اس لئے وہ پورے پاکستان کو ارض لد بنانے کا عمل پورے زور شور سے جاری رکھے ہوئے ہیں اور بزبان حال اپنے فتنہ تکفیر کو "کارنامہ" قرار دیتے ہوئے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے ہیں۔

کرتے ہیں شب وروز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی بیکار نہیں ہیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

تاریخ کا ایک ورق

البانیہ کے مسلمان

{مکرم مولوی محمد دین صاحب فاضل مجاہد تحریک جدید کئی سال تک البانیہ ، یوگوسلاویہ اور مصر وغیرہ ممالک میں تبلیغی فرائض سرانجام دے کر جب واپس قادیان آئے تو البانیہ کے مسلمانوں کے حالات پرآپ کا ایک مضمون ریویو آف ریلیجنز کے جولائی ۱۹۴۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک حالات میں کئی تبدیلیاں ہو چکی ہیں ۔احباب کو علم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب البانیہ میں احمدی مخلصین کی ایک جماعت قائم ہو چکی ہے ۔ اور وہاں ایک مسجد کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے۔ اور البانین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور عمدہ لٹریچر بھی شائع ہو چکاہے ۔ الحمدللہ ۔ اللّٰھم زِد وبَارِک و ثبت اقدامھم۔(مدیر)}

مکرم مولوی محمد دین صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے خاکسار ۱۹؍اپریل ۱۹۳۶ء کو قادیان دارالامان سے برائے البانیہ روانہ ہوا اور قریباً دو ماہ کے لمبے سفر کے بعد وہاں پہنچا۔چونکہ میرے پروگرام میں کئی ایک دوسرے ملکوں میں ٹھہرنا بھی شامل تھا اس لئے اتنا عرصہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے صرف ہوا۔ورنہ اصلی راستہ اگر باقاعدگی سے جہاز ملتے رہیں تو صرف دس بارہ دن کا ہے۔ البانیہ میں پہنچنے کے لئے خشکی کا راستہ صرف ایک ہے اور وہ بہت لمبا ہے۔یہ ریاست بحر اڈریاٹک کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔اس کی ایک طرف اٹلی ہے اور دوسری طرف یوگوسلاویہ اور یونان کے ملک ہیں۔یوگوسلاویہ اور یونان سے خشکی کا راستہ ہے اور اٹلی اور دیگر ممالک سے سمندر میں سے کم سے کم ایک دن کا راستہ ہے۔

اس ملک کی سطح پہاڑی ہونے کے سبب کافی سرد ہے ۔ سردیوں میں برف باری ہوتی ہے ۔ گرمیوں میں بارش کافی ہو جاتی ہے۔اس سے اچھا گھاس وغیرہ ہو جاتا ہے جس پر البانین لوگ اپنے بڑے بڑے بھیڑ بکریوں کے گلے پالتے ہیں۔زمین پہاڑی ہونے کی وجہ سے زیادہ قابل کاشت نہیں ہے۔ مکئی اور گیہوں کی کاشت ہوتی ہے۔زیتون کے درختوں کے بڑے بڑے باغ ہوتے ہیں جو پہاڑوں کی ڈھلوان میں اگتے ہیں۔ تمباکو، انگور، انجیر، اُون، کھال وغیرہ اس ملک کی پیداوار ہے۔

اس ملک کی آبادی دس لاکھ سے کچھ کم ہے۔ اس کا کچھ علاقہ جس کی آبادی کئی لاکھ ہے یوگوسلاویہ نے دبایا ہوا تھا۔اس علاقے کو "کوسوا" کہتے ہیں۔چند ایک شہر یونان اور اٹلی نے بھی دبا رکھے تھے۔ اگر ان تمام علاقوں کو ایک جگہ کر دیا جائے تو سارے ملک کی آبادی ۲۵ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔اب سارے ملک پر اٹلی کا قبضہ ہے۔

البانیہ کی زبان بالکل علیحدہ ہے جس کو یہ لوگ شکپ (Shkip) کہتے ہیں۔ رسم الخط لاطینی ہے۔ تمام کتب و جرائد لاطینی رسم الخط میں ہی طبع ہوتے ہیں ۔زبان قدرے کرخت اور مشکل ہے۔ دیگر زبانیں مثلاً جرمن، فرانسیسی اور اطالوی جاننے والے کافی تعداد میں ہیں۔ بعض لوگ انگریزی بھی جانتے ہیں۔

باشندوں کا مذہب اسلام ہے ۔ قریباً تمام آبادی حنفی مسلمانوں کی ہے جو اپنے مذہب پر نہایت پختہ ہیں ۔آگے ان کے طریقت کے لحاظ سے کئی فرقے ہو جاتے ہیں، جیسے درویش، قادری، رفاعی، بکتاشی، تیجانی، ملامی وغیرہ۔یہ سب عام طور پر صوفیاء کے کلام سے بہت حظ اٹھاتے ہیں جو کہ اشارات استعارات سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ علماء کا طبقہ بھی ہے مگر یہ چونکہ زیادہ تر ظاہر پرست ہیں اس لئے طریقت والے ان کو جاہل کہتے ہیں۔بادشاہ کا نام "احمد زُگ" ہے۔عام لوگ "احمد زوغو" سے پکارتے ہیں۔"زُگ" البانین زبان میں کبوتر کے بچے کو کہتے ہیں ۔اٹلی کے قبضہ کی وجہ سے اب اسلامی بادشاہت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

عیسائی (کیتھولک اور پروٹسٹنٹ) بھی چار ہزار کے قریب ہیں ۔اٹلی کے اثر اور قرب کی وجہ سے کیتھولک زیادہ ہیں۔ یہاں پر ان کا تبلیغی مشن بھی ہے ۔امریکن مشن بھی کام کرتا ہے۔ عیسائی مشنری اخباروں اور ماہواری رسالوں سے تبلیغ کرتے ہیں۔

ملک میں سونا کافی ہے۔پٹرول کا بھی بہت بڑا ذخیرہ ہے۔دیگر ممالک کے بینک جو وہاں پر دیر سے قائم ہیں ملک کا سونا باہر کھینچتے رہتے ہیں ۔اور اپنے ملک کو بھیجتے رہتے ہیں ۔اس لئے اکثر لوگ غریب اور فقیر ہیں لیکن جو امیر ہیں وہ بہت امیر ہیں، کافی دولت رکھتے ہیں مگر ان کو غریبوں کی پرواہ نہیں۔

ملک کا عام لباس مسلمان ہونے کی وجہ سے یورپ کی طرح کوٹ پتلون نہیں ہے بلکہ سیاہ زین یا کسی اور موٹے کپڑے کی شلوار اور اون کی صدری قمیص ہے۔سر پر اُون کی ٹرکش نما ٹوپی جو وہ خود ہی بناتے ہیں پہنتے ہیں۔شلوار کے دونوں طرف پتلون کی طرح جیبیں لگائی جاتی ہیں ۔ہاں نئے تعلیم یافتہ حکام اور مالدار لوگ یورپین لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں اور ہیٹ پہنتے ہیں۔اب یہ لوگ عیسائیوں کے تمدن سے قدرے متاثر ہو رہے ہیں۔اور آہستہ آہستہ اپنا ملکی لباس چھوڑ رہے ہیں ۔ دیہاتی لوگ شلوار کی جگہ کمبل جیسے موٹے کپڑے کا تنگ پاجامہ پہنتے ہیں جو سردی کے لئے کافی مفید ثابت ہوتا ہے۔

اکثر لوگ مکئی کی روٹی دہی کے ساتھ کھاتے ہیں۔امراء گیہوں کی روٹی استعمال کرتے ہیں جو قریباً ایک انچ موٹی ہوتی ہے ۔ یہ بھٹی میں رکھ کر ڈبل روٹی کی طرح تیار کی جاتی ہے ۔ تمباکو بہت استعمال ہوتا ہے حتی کہ علماء کا طبقہ بھی سگریٹ کا عادی ہے۔ نسوار اور تمباکو کھاتے بھی ہیں۔ شراب بھی کافی استعمال کی جاتی ہے جو ان کے ملک میں بنتی ہے اس کو وہ "حراقی" کہتے ہیں۔

البانیہ کا دارالخلافہ ٹیرانہ (Tirana) ہے اور دورازو (Dorazo) بندرگاہ ہے اور البسان اور وسکوتری اس کے بڑے شہر ہیں ۔ والونا چھوٹی سی بندرگاہ ہے جہاں پٹرول کے کنویں ہیں ۔ البانیہ کا اپنا کوئی جہاز نہیں ہے اس لئے بندرگاہ خالی پڑی رہتی ہے۔ ہر دوسرے تیسرے دن اٹلی یا یوگوسلاویہ اور یونان کے جہاز سامان لاتے رہتے تھے۔ کبھی کبھی فرانسیسی اور انگریزی جہاز بھی دیکھنے میں آتے تھے۔ ملک میں گاڑی نہیں ہے کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے جس میں ریلوے لائن کے لئے بہت خرچ کی ضرورت ہے ۔ سفر موٹر کار یا لاری کے ذریعہ ہوتا ہے ۔ شہروں میں بہت گند ہے ۔پختہ سڑکیں نہیں ہیں ۔ صرف ٹیرانہ میں اب دو سڑکیں بنی ہیں ۔سوائے چند ایک حکومت کی عمارتوں کے باقی تمام لوگ معمولی جھونپڑیوں میں رہائش رکھتے ہیں۔

علم کے لحاظ سے البانین لوگ بہت ہی پیچھے ہیں۔ملک کی بہت زیادہ اکثریت ان پڑھوں کی ہے۔ ٹیرانہ میں ایک عربی مدرسہ اور دو سکول ہیں جن میں غیر ممالک کی زبانیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ایک لڑکیوں کا سکول بھی ہے جس میں یورپین طریق سے تعلیم دی جاتی ہے۔ عورتیں پردہ کی بہت سخت پابند ہیں۔ہندوستان کی طرح برقعہ استعمال کیا جاتا ہے۔

البانین لوگ بہت خلیق اور ملنسار ہیں۔علماء کی بہت قدر کی جاتی ہے بالخصوص عربوں کی کیونکہ وہ اپنے آپ کو عرب ہی کہتے ہیں۔کافی مہمان نواز ہیں لیکن اب یورپ کے اثر کی وجہ سے یہ رَو کم ہوتی جا رہی ہے۔ طرز گفتگو اور رہائش افغانوں سے ملتی ہے۔ان کی مجالس میں خواہ بڑا جائے خواہ چھوٹا خواہ جاہل، خواہ عالم، خواہ غریب، خواہ امیر، جب وہ مجلس میں داخل ہوگا یکدفعہ تمام کے تمام کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اس کو بہت بُرا کہتے ہیں۔بیاہ شادی کی رسوم پر بہت خرچ کرتے ہیں۔

البانین لوگوں کا پیشہ زیادہ تر تجارت ہے ۔ کاشت بھی کرتے ہیں۔ مشینری وغیرہ کے کارخانے ابھی یہاں قائم نہیں ہوئے۔اب بعض امراء باہر جا کر صنعت سیکھ کر آئے ہیں اور اپنے ملک میں آکر کام شروع کر رہے ہیں ۔ اس سے تھوڑی بہت صنعت و حرفت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے ۔ تاجر باہر بڑی بڑی نمائشوں میں سامان لے کر جاتے ہیں اور خوب نفع کماتے ہیں۔

"احمد زُگ" کے زمانہ میں پبلک بہت شاکی تھی کہ ملک و مذہب کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ اپنے اور اپنے خاندان کی خدمت میں لگا رہتا ہے ۔بادشاہ کی ہمشیرگان اور دیگر خاندان کا مالی بوجھ ملک کو دن بدن نیچے کی طرف لے جا رہا تھا اور ترقی رک گئی تھی۔ تمام ملک سخت نالاں تھا۔اور اس کی ایسی کئی ایک اور کمزوریوں کی وجہ سے البانین لوگ اس سے بدظن ہو چکے تھے۔اسی لئے جب اٹلی نے حملہ کیا تو انہوں نے کوئی مؤثر مدد نہ کی بلکہ کہنا چاہئے کہ انہوں نے خود ہی اپنا ملک ان کے حوالے کر دیا۔ ورنہ قبل ازیں دو مرتبہ اٹلی نے البانیہ کو فتح کرنا چاہا تھا اور دونوں دفعہ منہ کی کھائی تھی۔

اس ملک میں مجھے تین ماہ قیام کرنے کا موقع ملا۔اس عرصہ میں مَیں نے احمدیت کا پیغام پہنچایا، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام یہاں پہلے ہی اخباروں رسالوں اور کتب کے ذریعہ پہنچ چکا تھا۔ لیکن پوری حقیقت سے اچھی طرح آگاہ نہ تھے۔ جن لوگوں کو حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملا ہے وہ خوب سمجھدار ہیں اور عیسائی پادریوں کا بھی مقابلہ کرتے ہیں ۔البانیہ میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والا ایک خاندان ہے ۔ اس خاندان کا والد تو زمیندار ہ مگر لڑکے پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ ہیں۔"احمد زُگ" کی حکومت میں سب سے بڑا لڑکا جعفر صادق کیپٹن پولیس تھا۔اس سے چھوٹا عثمان فوج میں لیفٹیننٹ تھا۔ مجھے چونکہ تین ماہ کے بعد مجبوراً ملک چھوڑنا پڑا اس لئے اس خاندان کے سوا اور کوئی احمدی نہ ہوا ۔ مگر اخلاص رکھنے والے یا زبانی تصدیق کرنے والے اور احمدیہ جماعت کے مداح بہت کافی پیدا ہو گئے تھے۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام ۔

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

اصحاب رسول ﷺ کا مثالی انقلاب

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ کے سالانہ نمبر۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے ایک تفصیلی مضمون میں صحابہ رسولؐ کے مثالی انقلاب اور شاندار فتوحات کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”یہ صرف نبی کریم ﷺ کی تربیت اور قرآن شریف کی کامل تعلیم کا نتیجہ تھا کہ ایک طرف اس نے ان کو فرشتہ بنادیا اور دوسری طرف وہ عقل مجسم ہوگئے“۔

صحابہ کرام کے ذریعہ جو مثالی انقلاب برپا ہوا وہ روحانی، اخلاقی اور سیاسی پہلوؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ روحانی طور پر لاکھوں کروڑوں سینے توحید کے نور سے منور ہوگئے اور ایک وسیع رقبہ پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں زبردست فتوحات ہوئیں جو حضرت عثمانؓ کے دور میں بھی جاری رہیں اور کابل سے سپین کے دروازوں تک اسلام کی گونج سنائی دینے لگی۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں افریقہ میں خصوصیت سے اسلام کی خوب اشاعت ہوئی۔

اخلاقی زاویہ نگاہ سے صحابہؓ کی زندگیوں میں جو انقلاب آیا اُس کی مثال حضرت عمرؓ کے بعض واقعات سے دی جاسکتی ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپؓ نے شرف انسانیت کو قائم کرنے کے لئے اپنی تمام طاقتیں صرف کردیں۔ خلیفہ بننے کے بعد ایک بار آپؓ اپنے غلام کے ہمراہ رات کو گشت کے لئے نکلے۔ مدینہ سے تین میل دور صرار کے مقام پر دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور دو تین بچے رو رہے ہیں۔ آپؓ نے حقیقت حال دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بچے کئی وقتوں سے فاقے سے ہیں اور اُن کو بہلانے کیلئے خالی ہانڈی پانی ڈال کر چڑھا رکھی ہے۔ آپؓ نے اُسی وقت بیت المال سے آٹا، گوشت، گھی اور کھجوریں لیں اور غلام سے کہا کہ میری پیٹھ پر رکھ دو۔ اُس نے کہا مَیں لئے چلتا ہوں۔ فرمایا: لیکن قیامت میں میرا بار تم نہیں اٹھاؤ گے۔ چنانچہ خود چیزیں لے کر وہاں پہنچے۔ عورت نے کھانا تیار کرنا شروع کیا تو حضرت عمرؓ خود چولہا پھونکتے رہے۔ کھانا تیار ہوا، بچوں نے کھایا تو عورت نے کہا: ”خدا تم کو جزائے خیر دے۔ سچ یہ ہے کہ امیرالمومنین ہونے کے تم قابل ہو، نہ کہ عمر“۔

ایک دفعہ رات کی گشت میں حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ایک بدو اپنے خیمہ کے باہر زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ خیمہ سے رونے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا کہ اُس کی بیوی دردِ زہ میں مبتلا ہے۔ آپؓ گھر آئے اور اپنی زوجہ حضرت امّ کلثومؓ کو لے جاکر خیمہ میں بھیجا۔ کچھ دیر بعد امّ کلثومؓ کی آواز آئی: ”امیرالمومنین! اپنے دوست کو مبارکباد دیجئے“۔ امیرالمومنین کا لفظ سن کر بدو چونکا تو حضرت عمرؓ نے اُسے تسلّی دی اور کہا کہ صبح میرے پاس آنا، بچے کا روزینہ لگادوں گا۔

ایک رات مدینہ سے باہر ایک قافلہ اترا۔ حضرت عمرؓ وہاں حفاظت کیلئے خود تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ، ماں کی گود میں رو رہا ہے۔ آپؓ نے ماں سے بچے کے رونے کی وجہ پوچھی۔ وہ کہنے لگی کہ عمرؓ نے حکم دیا ہے کہ بچے جب تک دودھ نہ چھوڑیں، بیت المال سے اُن کا وظیفہ مقرر نہ کیا جائے، مَیں اسی غرض سے اس کا دودھ چھڑاتی ہوں اور یہ روتا ہے۔ یہ سُن کر آپؓ رقّت سے بولے: ہائے عمر! تُو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہوگا۔ اسی دن منادی کرادی کہ بچے جس دن پیدا ہوں، اُسی تاریخ سے انکے روزینے مقرر کردیئے جائیں۔

حضرت عمرؓ ایک رات حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے ہاں پہنچے اور فرمایا: شہر سے باہر ایک قافلہ اترا ہے، لوگ تھکے ماندے ہوں گے، آؤ ہم پہرہ دیں۔ چنانچہ دونوں رات بھر پہرہ دیتے رہے۔

سیاسی زاویہ نگاہ سے جو انقلاب آیا اس سے تو تاریخ بھری پڑی ہے۔ خلافت راشدہ میں خوارق و کرامات کا کثرت سے ظہور ہوا جنہوں نے انسانی تہذیب و تمدن پر گہرے اثرات مرتب کئے۔

مصر میں دستور تھا کہ ہر سال ایک کنواری لڑکی کو عمدہ کپڑے اور زیور پہنا کر دریائے نیل میں ڈالا جاتا اور مصریوں کے عقیدے کے مطابق اس طرح دریا کا پانی اونچا ہو کر کھیتوں تک پہنچ جاتا۔ جب مسلمانوں نے وہ علاقہ فتح کیا تو اس رسم کو ختم کردیا۔ اتفاق سے دریا کا پانی اونچا نہ ہوا اور چند ماہ بعد کاشتکار جلاوطنی کی تیاری کرنے لگے۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کی خبر دی گئی تو آپؓ نے لکھا: بلاشبہ اسلام ماضی کی غلط رسموں کو مٹاتا ہے، میں ایک رقعہ بھیج رہا ہوں، اس کو دریائے نیل میں ڈال دو۔

حضرت عمرؓ کے خط کا مضمون تھا: ”اگر تُو اپنے اختیار سے بہتا ہے تو رُک جا اور اگر اللہ واحد و قہار تجھے بہاتا ہے تو ہم اس سے ملتجی ہیں کہ تجھے رواں کردے“۔ یہ رقعہ نیل میں ڈالا گیا تو اگلے ہی دن پانی سولہ ہاتھ بلند ہوگیا اور زمین سیراب ہونے لگی۔

ایک اسلامی لشکر جب دریائے دجلہ پار کرنے دریا کے کنارہ پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ ایرانیوں نے پُل توڑ دیا ہے، دریا میں طغیانی ہے اور دوسرے کنارہ پر ایرانی لشکر صف آراء ہے۔ اچانک حضرت سعدؓ نے بلند آواز میں دعا پڑھی اور اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ آپؓ کے پیچھے اسلامی فوج بھی دریا میں داخل ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے دریا بغیر کسی نقصان کے پار کرلیا۔ یہ منظر دیکھ کر ایرانی دہشت زدہ ہوگئے۔

خلفاءِ راشدین نے مفتوحہ علاقوں میں رفاہ عامہ کے بے شمار کام کئے اور سچی خوشحالی کے دَور کا آغاز کیا۔ ان فتوحات کا آغاز اُس وقت ہوا جب رومی لشکر نے شام کی طرف سے اور ایرانی لشکر نے عراق کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کردیں اور عرب قبائل کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ ایسے میں مسلمانوں نے نہایت بے کسی اور مجبوری کی حالت کے باوجود دشمن کو عبرتناک شکست دی۔

شام کی طرف سے رومیوں کا حملہ آور لشکر اسّی ہزار فوجیوں پر مشتمل تھا جبکہ مسلمان چند ہزار تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس محاذ پر اپنے پہلے سپہ سالار حضرت عمروؓ بن العاص کو ایک خط میں لکھا: ”کیا خدا نے ہم کو اپنے نبی محمدؐ کے ساتھ بڑے لشکروں کے ذریعہ فتح عطا نہیں کی؟۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ لڑنے جاتے تو بس دو گھوڑے ہمارے ساتھ ہوتے اور اونٹ اتنے کم کہ باری باری سے ہم ان پر سوار ہوتے۔ جنگ احد میں ہمارے پاس صرف ایک گھوڑا تھا جس پر رسول اللہ سوار تھے۔ اس کے باوجود خدا ہماری مدد فرماتا اور ہمیں دشمنوں پر فتح عطا کرتا۔ خوب یاد رکھو عمرو! خدا کا زیادہ فرمانبردار بندہ وہ ہے جو گناہوں سے دُور رہے......“۔

حضرت عمرؓ کو جب ایرانی محاذ پر مسلمانوں کی قلیل فوج کے ہاتھوں دشمن کی ذلت آمیز شکست کی اطلاع ملی تو آپؓ نے اسلامی فوج کے سپہ سالار حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو لکھا: ”خدا سے ڈرنے کی تم کو فہمائش کرتا ہوں۔ خدا جس کے ڈر کی بدولت خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے اور جس کے ڈر سے بے نیاز ہو کر لوگ بدنصیبی کا شکار ہوتے ہیں۔ سعد! تم ان عنایتوں سے واقف ہو جو خدا نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔ اس نے شرک اور مشرکوں سے ہمیں بچایا...... جس طرح ہم مشرکین کے چنگل سے نکلے، اس کا حال بھی تم جانتے ہو، مسلمانوں کی ایک ٹولی، وہ اور اُن کا زاد راہ، اونٹ پر سوار تھی۔ صرف ایک لحاف تھا جس کو باری باری ہم اوڑھتے تھے۔ ہم میں سے جو لوگ اپنے مأمن (مدینہ) پہنچے وہ تھک کر چور ہوچکے تھے اور جو اپنے وطن (مکہ) میں رہے وہ اپنے توحیدی خیالات کی وجہ سے آزمائشوں میں ڈالے گئے...... (ان حالات میں) رسولؐ قسم کھاکر کہتے تھے کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے ہاتھ آئیں گے...... خدا نے تم کو زندہ رکھا اور یہ پیشگوئی خود تمہارے ہاتھوں پوری ہوئی۔ دنیا کے ٹھاٹ باٹ میں نہ پڑنا حتیٰ کہ ان بھوکے مجاہدوں سے جاملو جنہوں نے میلے کچیلے کپڑوں میں دنیا چھوڑی، جن کے پیٹ پیٹھوں سے لگے تھے، جن میں اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے، دنیا نے ان پر اپنا جادو نہیں چلایا اور مایا نے ان کے ایمان میں کوئی خلل پیدا نہیں کیا...... وہ مبارک قوم بنے رہو جس کے بارہ میں اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو پیشوا بنایا ہے، ہمارے حکم سے وہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، ہم نے ان کے دل میں ڈال دیا ہے کہ عمل صالح کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ وہ ہمارے وفادار اور جاں نثار ہیں“۔

حضرت مسیح موعودؑ صحابہؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں: ”انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا...... وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قدم گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کے لئے موت کی طرف دوڑتے تھے“۔

ایک دوسری جگہ فرمایا: ”مکہ میں دشمنوں کی خون ریزیوں پر جو صبر کیا گیا تھا اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو طیار ہوگئے تھے۔ بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی امت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاق فاضلہ نہیں پاتے“۔

ایک امریکی مؤرخ مائیکل ہارٹ لکھتا ہے کہ عرب کے بدو قبائل تندخو جنگجوؤں کی حیثیت سے جانے جاتے تھے لیکن وہ تعداد میں کم تھے۔ شمالی زرعی علاقوں میں آباد وسیع بادشاہتوں کی افواج کے ساتھ ان کی کوئی برابری نہیں تھی۔ تاہم یہ واحد خدا پر ایمان لے آئے۔ ان مختصر عرب فوجوں نے انسانی تاریخ میں فتوحات کا ایک حیران کن سلسلہ قائم کیا...... ہم جانتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں عرب فتوحات کے انسانی تاریخ پر اثرات ہنوز موجود ہیں۔ یہ دینی اور دنیاوی اثرات کا ایسا بے نظیر اشتراک ہے جو میرے خیال میں (حضرت) محمدؐ کو انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت کا درجہ دینے کا جواز بنتا ہے“۔

ایک فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاؤلی بان رقمطراز ہے کہ پیغمبر اسلام نے اپنی قوم کے لئے ایک ایسا زبردست تخیل جو پہلے ان میں ہرگز نہ تھا، پیدا کردیا اور اسی تخیل کی وجہ سے اسلام کی ساری ترقی ہوئی۔ یہ ایسا تخیل تھا جس کے آگے سچائی بھی گرد تھی۔ دین اسلام کے پیروان نے کبھی اپنے مذہب کیلئے جان دینے میں تامل نہیں کیا...... خلفائے اسلام نے ملکی اغراض کے مقابل میں ہرگز بزور شمشیر دین کو پھیلانے کی کوشش نہیں کی بلکہ اقوام مفتوحہ کے مذاہب و رسوم و اوضاع کی پوری طرح سے حرمت کی۔ مصر میں انہوں نے رعایا کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ سارے ملک نے بہ کشادہ پیشانی دین اسلام اور زبان عربی کو قبول کرلیا۔ یہ وہ نتیجہ ہے جو ہرگز بزور شمشیر حاصل نہیں ہوسکتا...... جہاں کہیں عرب پہنچے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اثر ان ملکوں میں ہمیشہ کے لئے قائم ہوگیا ہے۔

برطانوی مفکر ایچ جی ویلز لکھتا ہے کہ اسلامی سلطنت کو صحیح معنوں میں عروج دینے کا سہرا حضرت ابوبکرؓ کے سر جاتا ہے۔ حضرت محمدؐ اگر مسلم خلافت کا ذہن اور تخیل ساز تھے تو حضرت ابوبکرؓ اس کا ضمیر اور ارادہ تھے۔ انہوں نے چٹانوں کو ہلا دینے والے اعتقاد کے ساتھ تین چار ہزار کی محدود فوج کے ساتھ مدینہ سے دنیا بھر کے فرمانرواؤں کو لکھے جانے والے پیغمبر خدا کے مکاتیب کی روشنی میں تمام دنیا کو خدا کی اطاعت پر آمادہ کیا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
05/03/2001 – 11/03/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 5th March 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.116, Final Part ®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.167®
02.15	MTA USA: Speech by Syed. S.A.Nasir Sb.
03.05	Urdu Class: Lesson No.91 Rec.30.08.95 ®
04.05	Learning Chinese: Lesson No.203 ® Hosted by Usman Chou Sahib
05.00	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.07.05.00 With Huzoor ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.27 Produced By MTA Pakistan
07.00	Dars Ul Quran: No.9 (1998) ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.167 ®
09.30	Urdu Class: Lesson No. 91 ®
10.35	Documentary: About the Millennium Dome ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.45	Rencontre Avec Les Francophones
13.50	Documentary: About Millennium Dome
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.194
16.15	Eid Milan Show (1998) From Rabwah, Pakistan
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.92 Rec.01.09.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.386
20.30	Eid Programme: Host Nafees A. Attiq Sb. Produced by MTA Pakistan
21.40	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.50	Homeopathy Class: Lesson No.194 ®

Special Announcement.

To all viewers of MTA International

We would like to wish all MTA viewers Eid Mubarak. MTA hopes to mark this auspicious occasion of Eid ul Adhia with a special programme schedule on:

Tuesday 6th March
Wednesday 7th March
Thursday 8th March
2001

Tune in and see:

Eid Khutbah by Hadhrat Khalifatul Masih IV

at :

***Tuesday* 14.00, 15.30 and 22.00 hours**

***Wednesday* 01.00 and 10.00**

***Thursday* 14.00**

With Translations into various languages

Eid shows for children including:

Children's Class with Huzoor 2000
Eid show by Atfal ul Ahmadiyyat, Rabwah
Eid show by Nasirat ul Ahmadiyyat, Rabwah
Puppet show from Lahore
And many other special items from Canada, France, Germany, Mauritius and many more!

All new Documentaries:

***Fountains of Rome**, a tour of the monuments and fountains of the city of Rome.*

***Northern Spain**, travel programme showing the cities of Barcelona & Madrid.*

***Jerusalem**, sights from the historic city.*

Eid celebrations from around the world.

All new programmes from MTA International

From the Archives

Moshaira at UK Jalsa Salana 1995. Special editions of Huzoor's mulaqats about Eid ul Adhia and Hajj.

And many other fascinating and educational items.

Tune in and don't miss out !!!!!!!!!!!!!

Friday 9th March 2001

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45	Children's Corner: Guldasta No.89®
01.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.168 ®
02.30	Eid Programme: Nasirat Rabwah
03.10	Urdu Class: Lesson No.93/Rec.02.09.95 ®
04.10	MTA Lifestyle: Al Maidah 'Pudding & Ice Cream' ®
04.25	Documentary: Journey from 'Rabwah to Margazaar'
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.193 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40	Children's Corner: Guldasta No.9 ®
07.15	Quiz; History of Ahmadiyyat No.76 ®
07.50	Saraiky Programme: F/S With Siraiky Translation Rec.26.05.00
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.168 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.93 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.50	Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.20	Bengali Service: Various Items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: From London
14.00	Documentary: Exhibition ' Khilafat Library Rabwah' Part 1 - Presentation MTA Pakistan
14.25	Majlis e Irfan: Rec.16.06.00
15.20	Lajna Magazine: Programme No.7 / Part 1
15.55	Friday Sermon: ®
16.30	Children's Corner: Class No.41, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.10	Urdu Class: Lesson No.94 Rec.03.09.95
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.169
20.20	Interview: Shamshad Ahmad Qamar Sb. Host: Naseer Ahmad Anjum Sb.
20.55	Documentary: Exhibition 'Khilafat Library '®
21.20	Friday Sermon: ®
22.20	Quiz Programme: MTA Pakistan Philosophy of the teachings of Islam
23.0	Majlis Irfan: With Hazoor ®

Saturday 10th March 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.41, Part 1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10	Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.169 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.94 ®
04.20	Computers for Everyone: Part 89 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.50	Majlis e Irfan: Rec.16.06.00 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Class: No.41 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.20	MTA Mauritius: Activities du Jama'at
08.05	Weekly Preview
08.25	Interview: Malik Salah uddin Sahib ®
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.169 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.94 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Computers for Everyone: Part No.89 ®
13.15	German Mulaqat: Rec.13.05.00
14.15	Bengali Service: Various Items
15.15	Quiz: Khutabat-e-Imam From Huzoor's Friday Sermons
15.45	Weekly Preview
16.00	Children's Class: With Huzoor
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.95 Rec.30.09.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.170
20.45	Weekly Preview
21.00	Arabic Programme:A few extracts from Tafseer ul Kabeer – No.7
21.30	Children's Class: By Huzoor ®
22.30	Children's Programme: Waqfeen-e-Nau - Islamabad
23.00	German Mulaqat: Rec.13.05.00®

Sunday 11th March 2001

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat-e-Iman
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.170 ®
02.20	MTA Variety: Roshni Ka Safar
03.00	Urdu Class: Lesson No.95 ®
04.00	Weekly Preview
04.10	Seeratun Nabee (saw): Prog. No.24
04.55	Children's Class: With Hazoor
06.05	Tilawat, News, Preview
06.40	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.05	German Mulaqat: 13.05.00 ®
08.05	Chinese Programme: Part 33 Islam Amongst Religions
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.170 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.95 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.204
13.10	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec. 14.05.00
14.10	Bengali Service: Various Programmes
15.10	Friday Sermon: From London / Rec.09.03.01®
15.45	Medical Matters: Child And Mother Healthcare No.6
16.05	Weekly Preview
16.20	Children's Class: Lesson No.117 Final Part Rec.06.06.98
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.96 Rec. 01.10.95 With Hadi Ali Sb.
19.20	Weekly Preview
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.171 Rec. 06.06.96 – With Imam Sb.
20.35	MTA USA: Parents Workshop Willingoro / New Jersey
21.30	Darsul Quran No. 10 Rec:11.01.98
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.14.05.2000

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, March 2, 2001 | Issue No. 9

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

عُلماءِ سُوء

برصغیر پاک وہند کے شہرۂ آفاق بزرگ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (متوفی ۱۰ر دسمبر ۱۶۲۴ء) ان مقربان درگاہ الٰہی میں سے تھے جن پر ان کے ہمعصر علماء نے قتل کا فتویٰ دے دیا تھا۔ حضرت مجدد علماء سوء کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عزیزی شیطان لعین را دید کہ فارغ نشستہ است و از تضلیل واغواء خاطر جمع ساختہ۔ آن عزیز سرّ آں پر سید۔ لعین گفت کہ علماء سوء ایں وقت دریں کار بامن خود مدد عظیم کردند۔ ومرا ازیں مہم فارغ ساختند والحق دریں زمان ہر سستی ومداہنتے کہ درامور شرعیہ واقع شدہ است و ہر فتورے کہ در ترویج ملت ودین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومیٔ علماء سوء است وفساد نیات ایشان۔ آرے علمائے کہ از دنیا بے رغبت اند واز حب جاہ وریاست ومال ورفعت آزاد از علماء آخرت اند وورثۂ انبیاء اند علیہم الصلوٰت والتسلیمات و بہترین خلائق ایشانند"۔(مکتوبات امام ربانی جلد اول صفحہ ۴۷۔ مطبع نولکشور)

(ترجمہ): بزرگان دین میں سے ایک نے شیطان ملعون کو دیکھا کہ لوگوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے سے خاطر جمع ہو کر فارغ بیٹھا ہوا ہے۔ اس بزرگ نے اس فراغت کی وجہ دریافت فرمائی۔ **شیطان نے جواب دیا کہ اس وقت کے بُرے علماء نے میری اس کام میں بڑی مدد کی ہے اور مجھے اس (گمراہ کرنے والی) کارگذاری سے بالکل فارغ کر دیا ہے۔** (انتہیٰ) یہ بات صحیح ہے کہ جو سستی اور مداہنت (دین کو دنیا کی خاطر چھپانا) شریعت کے کاموں میں واقع ہوئی ہے اور دنیا کے رائج ہونے میں جو رکاوٹ بھی پڑی ہے یہ سب بُرے عالموں کی نحوست اور ان کی نیتوں کے خراب ہو جانے کے سبب سے ہے۔ ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں جو عزت کی خواہش اور مال کی محبت اور دنیاوی نام ونمود سے آزاد ہیں وہ علماء آخرت (یعنی ربانی) میں سے ہیں اور وہی نبیوں علیہم الصلوٰت والتسلیمات کے وارث ہیں اور بہترین مخلوقات ہیں۔

☆......☆......☆......☆

علامہ عنایت اللہ خان المشرقی (ولادت ۱۸۸۸ء۔ وفات ۱۹۶۳ء) خاکسار تحریک کے بانی اور جناب عطا محمد صاحب اہلمد کچہری ضلع امرتسر کے صاحبزادے تھے۔ عطا محمد صاحب وہی ہیں جن کے استفسارات کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے "شہادت القرآن" جیسی معرکۃ الآراء تالیف ۱۸۹۳ء میں شائع فرمائی تھی۔

علامہ مشرقی نے ایک ایسے زوال پذیر بلکہ تباہ شدہ مسلم معاشرہ میں ہوش کی آنکھ کھولی جو ایک آسمانی اور ربانی مصلح کا تقاضا کر رہا تھا۔ انہیں پہلے اپنے ماحول پھر برطانوی ہند کے عام مسلمانوں خصوصاً ان کے قومی اور مذہبی رہنماؤں پیروں اور ملاؤں کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جیسا کہ ان کی درج ذیل تحریرات سے عیاں ہے:

ائمہ مساجد

برطانوی حکومت کے خفیہ رپورٹر

"ہندوستان کے بڑے بڑے مولویوں کی دشمنان اسلام سے سازباز ہے۔ ہر مسجد کا امام نہ سہی اکثر مسجدوں کے اماموں کے متعلق مشہور ہے کہ خفیہ رپورٹر ہیں۔ مولویوں کی انجمنیں حکام وقت کے ایماء سے قائم ہیں۔ دین اسلام کا پیشوا اس قدر اخلاقاً گر گیا ہے کہ چند ٹکلیوں (ٹکڑیوں؟) کی خاطر قرآن کی تفسیر انگریز سے پوچھتا ہے۔ انگریز ان کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ کوئی بہادر اور بلند نظر قوم غدّارِ قوم کو عمدہ نظر سے نہیں دیکھ سکتی"۔

("خطبات و مقالات علامہ محمد عنایت اللہ خان المشرقی" صفحہ ۹۳۔ ناشر "الفیصل" غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ اشاعت ۱۹۹۵ء)

مُلّاؤں کا قرآن اور اسلام اَور ہے

"دین اسلام مشرک اور کافر کی کراہت کا مذہب ہے۔ تیرہ سو برس تک مسلمان دنیا میں پھیلتے رہے اور ہر غیر مسلم ان کے اس غلبے کو ناخوشی کی نظر سے دیکھتا رہا۔ مولوی اب تمام قرآن کو امت سے چھپا کر اور صرف پنج ارکان اسلام کا گیت گا کر باقی دنیا کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور کلمہ شہادت کے آسان عمل ایسے ہیں کہ ان سے ہندو، مسلمان، پارسی، عیسائی اور انگریز سب خوش رہیں گے۔ لیکن اگر قرآن کو پھر کھولا گیا تو سب ناراض ہو جائیں گے۔ حکومت کی تلوار ہر دم گردن پر لٹکتی رہے گی، ہر دم جان کا خوف رہے گا، جہاد کا نام لیں گے تو جیل خانہ کی ہوا کھانی پڑے گی۔ پلاؤ اور مرغ کی جگہ سوکھی روٹیاں، چکی کی مصیبت اور مٹی میں ملی ہوئی دال ملے گی۔ اسی لئے مولوی نماز کی ایک کروڑ فضیلتیں بیان کرے گا لیکن جہاد کا لفظ زبان پر نہ لائے گا، اعتقاد کی بناپر ایک لاکھ گالیاں دوسرے فرقے کے مسلمانوں کو دے گا، ایک ایک گالی کی تائید میں دس دس حدیثیں سنائے گا لیکن اتحاد کا نام نہ لے گا، روز روز فرقہ بندی کی ہوا پھیلا کر اپنا نذرانہ قبول کرے گا لیکن مسلمانوں کو ایک کر دینے کا نام تک نہ لے گا۔ "اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ" کی حدیث بار بار رٹے گا لیکن "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِہٖ وَ لِسَانِہٖ" کا حرف زبان تک نہ لائے گا۔

مسلمانو! مولوی کا مذہب غلط اس لئے ہے کہ مولوی نے تمام قرآن کی آیتوں کو ایک سو سال سے قطعاً چھپا رکھا ہے تاکہ اس کی گردن بچی رہے۔ اس نے قرآن سے فریب اس لئے کیا ہے کہ اس کا اپنا حلوہ مانڈا بنا رہے۔ وہ اسلام کو اس لئے ظاہر نہیں کرتا کہ اس پر کوئی مشکل نہ آ بنے۔ تمام قرآن ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھ جاؤ مولوی کے بتائے ہوئے آج کل کے اسلام کا ایک حرف تمہیں کہیں نہ ملے گا۔ مولوی کا نام قرآن میں نہ ملے گا، مولوی کی بتائی ہوئی نماز نہ ملے گی، مولوی کا روزہ نہ ملے گا، مولوی کا حج اور زکوٰۃ نہ ملیں گے، مولوی کا کلمہ شہادت نہ ملے گا۔ سر پھٹول نہ ملے گی، مناظرے نہ ملیں گے، ایک دوسرے پر کفر کے فتوے نہ ملیں گے۔ مولوی کی مولوی سے جھڑپ نہ ملے گی۔ سنی اور شیعہ، وہابی اور اہل قرآن، مالکی اور حنبلی، شافعی اور حنفی کے الفاظ نہ ملیں گے، صرف

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

جزائر فیجی کے

۳۱ویں جلسہ سالانہ (مستورات) کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: سعدیہ طارق)

الحمد للہ، ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ فجی کا ۳۱واں جلسہ سالانہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ مورخہ ۱۳ر، ۱۴ر جنوری ۲۰۰۱ء کو جماعت فجی کے ہیڈ کوارٹر مسجد فضل عمر صووا میں منعقد ہوا۔

تیاری

صووا جماعت کی لجنہ اماء اللہ نے جلسہ سالانہ فجی کی ذمہ داری کو سنبھالتے ہوئے جلسہ کی تیاری ایک ماہ پہلے مکرم مولانا مبارک احمد صاحب قمر امیر و مشنری انچارج اور صدر لجنہ اماء اللہ فجی محترمہ نور جہاں مقبول صاحبہ کی زیر نگرانی اور صدر لجنہ اماء اللہ صووا مسز خیر النساء صاحبہ کی زیر قیادت باقاعدہ ٹیمیں بنا کر کی جس میں ان کے ذمہ جلسہ گاہ (مستورات) کی تیاری، سجاوٹ، ڈیوٹی بیجز کی تیاری اور پردہ کی رعایت سے مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام تھا جو انہوں نے احسن طور پر نبھایا۔

پروگرام جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کا آغاز خدا کے فضل سے نماز تہجد اور درس القرآن اور پھر لوائے احمدیت کے لہرانے کے بعد محترم امیر صاحب کی تقریر کے ساتھ ہوا۔ محترم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت اور مقاصد کو بیان فرمایا اور نیز حضور ایدہ اللہ کا محبت بھرا اسلام اور جلسہ کے لئے دعائیہ کلمات کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

لجنہ اماء اللہ نے جلسہ کی افتاحی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ میں پردہ کے پیچھے سنی۔ اور پھر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کے لئے جلسہ گاہ زنانہ تشریف لے گئیں جہاں انہوں نے پروگرام کے مطابق اپنا جلسہ منعقد کیا۔

اجلاس اول

۱۳ر جنوری ۲۰۰۱ء کو بعد دوپہر تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کرنے کے بعد صدر لجنہ فجی کی تقریر کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدر صاحبہ لجنہ نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تربیت وانتظامی امور پر چند نصائح بیان کیں۔

یہ اجلاس شام تک جاری رہا جس میں ۴ نظمیں اور ۹ تقاریر ہوئیں۔ تمام ممبرات نے بڑے سکون کے ساتھ ان دلچسپ اور ایمان افروز تقاریر کو سنا۔ پہلی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح کے ان خطبات پر مشتمل تھی جو آپ نے امسال جلسہ سالانہ لندن اور جرمنی میں خواتین کے اجلاس میں ارشاد فرمائے تھے۔ اس کے بعد "احمدی عورت کی تعلیم کا مقصد اعلیٰ"، "Blessings of MTA"، "قرآن کریم کی اہمیت"، "مالی قربانی اور اس کی اہمیت"، "جلسہ سالانہ کی برکات اور واقعات"، "تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں"، Benefits

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔